﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿……اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿……عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 18 | جمعۃ المبارک 14؍اکتوبر 2011ء | 15؍ذی القعدہ 1432 ہجری قمری ❁ 14؍اخاء 1390 ہجری شمسی | شمارہ 41

عروس القرآن

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر شے کے لئے ایک زینت ہوتی ہے اور قرآن کریم کی زینت سورۃ الرحمٰن ہے۔

(شعب الایمان للبیھقی، التاسع عشر، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی تخصیص سورمنھا بالذکر، جزء4صفحہ 116)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی۔ستمبر 2011ء

سائنس اور قرآن کریم میں اختلاف نہیں ہے۔

اگر کوئی کسی ملک کا شہری ہے، ٹیکس دے رہا ہے اور ملک کی شہریت اس کو ملی ہوئی ہے تو اس کو برابر کے حقوق ملنے چاہئیں۔

عالمی طور پر حالات جو رخ اختیار کر رہے ہیں اس سے تو یہی نظر آتا ہے کہ تیسری عالمی جنگ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

مَیں نے ہر جگہ سیاستدانوں کو سمجھایا ہے کہ محتاط ہوں اور ایسے خطرناک قدم نہ اٹھائیں جو دنیا کو تباہی کی طرف دھکیلنے والے ہوں۔

Marburg یونیورسٹی کے اسلامک سٹڈیز کے دو پروفیسرز کی حضور انور سے ملاقات میں احمدیت کے تعارف اور باہمی دلچسپی کے متفرق امور پر گفتگو۔

فیملی ملاقاتوں میں احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا اور حضور کی خاص دعاؤں سے فیضیاب ہوئے۔

(جرمنی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر

14؍ستمبر 2011ء بروز بدھ:

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے ''بیت السبوح'' میں نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

MARBURG یونیورسٹی کے دو پروفیسرز کی حضور انور سے ملاقات

پروگرام کے مطابق ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں MARBURG یونیورسٹی کے دو پروفیسر صاحبان Professor Dr. Albpecht Fuess اور Dr. Pierre Hecker نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یہ دونوں اسلامک سٹڈیز کے پروفیسر ہیں اور یونیورسٹی Marburg کے ایک انسٹی ٹیوٹ Centre of Near and Middle Eastern Studies سے ان کا تعلق ہے۔ Dr. Pierre نے ملک ترکی اور ترکی زبان پر سپیشلائزیشن کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر Prof.Albpecht نے بتایا کہ وہ ساتویں صدی سے لے کر اب تک کی جو اسلامی تاریخ ہے، پڑھاتے ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ اسلامی تاریخ کی جو ابتدائی اور پرانی کتابیں ہیں، کیا اُن کا جرمن زبان میں ترجمہ ہو چکا ہوا ہے، پروفیسر موصوف نے بتایا کہ وہ عربی زبان جانتے ہیں اور انگریزی زبان بھی جانتے ہیں اور ان دونوں زبانوں کے ذریعہ تاریخ کا علم حاصل کیا ہے۔ پروفیسر صاحب نے بتایا کہ بعض مؤرخین کی پرانی کتابوں کا جرمن زبان میں ترجمہ موجود ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے ''سیرت خاتم النبیّینؐ'' کے عنوان سے کتاب لکھی ہے جس میں اسلام کی ابتدائی تاریخ اور اسلام سے قبل کے حالات اور تاریخ کا بھی ذکر ہے۔ اس کے پہلے Volume کا انگریزی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے جو جامعہ احمدیہ یوکے کے ایک طالبعلم نے کیا ہے۔ اب جرمن زبان جاننے والے طلباء جامعہ کو یہ ٹاسک دیں گے کہ وہ اس کا جرمن زبان میں ترجمہ کریں۔

احمدیت سے تعارف کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں موصوف نے بتایا کہ ابھی ابتدائی تعارف ہے۔ زیادہ تعارف نہیں ہے۔ یورپ اور جرمنی میں جو مسلم گروپس رہ رہے ہیں، ان کے بارہ میں ریسرچ کی ہے تو جماعت احمدیہ کے بارہ میں علم ہوا ہے۔

عرب ممالک کے حوالہ سے ذکر ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا MTA العربیہ عربوں کے لئے ہے۔ یہ پہلے Neil سیٹیلائٹ پر تھا۔ وہاں مصر میں ملّاں اور عیسائیوں نے مل کر مخالفت کی تو حکومت نے اس پر MTA کی نشریات روک دیں۔ اس کے بعد ہم ایک دوسرے سیٹیلائٹ پر چلے گئے۔ اب سب عرب ممالک میں ہمارا MTA العربیہ چینل دیکھا جا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ''الازھر'' والوں نے بھی ہمارے خلاف فتویٰ دیا تھا۔ شریف عودہ صاحب نے ایک کتاب لکھی تھی اور اُن کو بھجوائی تھی جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ ہمارے عقائد کیا ہیں، تعلیمات کیا ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں تحریرات کا ذکر ہے، جہاد کے بارہ میں اسلامی تعلیم ہے۔ اسی طرح اعتراضات کے جوابات بھی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ کتاب اس طور پر لکھی گئی ہے کہ سکالرز اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ حضور انور نے یہ کتاب ان پروفیسر صاحبان کو مہیا کرنے کی ہدایت بھی فرمائی۔

دوسرے پروفیسر ڈاکٹر Pierre صاحب نے بتایا کہ وہ پاکستان اسماعیلی فرقہ کے لوگوں سے ملنے کے لئے گئے تھے تو اس دوران لاہور میں احمدی لوگوں سے ملا ہوں اور وہاں جماعت کا تعارف ہوا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پاکستان میں ہماری کمیونٹی کے احباب سب سے زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔ ہماری احمدی خواتین 98 فیصد اور مرد احباب 90 فیصد تعلیم یافتہ ہیں۔

ربوہ کے ذکر پر حضور انور نے فرمایا کہ وہاں 99 فیصد آبادی تعلیم یافتہ ہے خاص کر خواتین زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اسماعیلی فرقہ کی خواتین بھی تعلیم یافتہ ہوتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو فیملیز خود پڑھ لکھ نہیں سکیں وہ اب یہ بات جان گئی ہیں کہ ہم اپنے بچوں کو جو سب سے بہتر چیز دے سکتی ہیں وہ تعلیم ہے چنانچہ اب اُن کی آئندہ نسلیں تعلیم یافتہ ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو احمدی طلباء اور طالبات یونیورسٹیز اور کالجز، سکول وغیرہ کے امتحانات میں اعلیٰ پوزیشن لیتے ہیں، ٹاپ کرتے ہیں، اُن کو ہم اپنے سالانہ جلسہ میں گولڈ میڈل، ایوارڈز اور سندات دیتے ہیں۔ ہزار ہا احمدی طلباء یہ دیکھتے ہیں تو اس سے طلباء کی بہت حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور ہر ایک کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ تعلیمی میدان میں آگے بڑھے

اورنمایاں پوزیشن حاصل کرے۔

پروفیسر موصوف نے بتایا کہ یونیورسٹیوں میں سیمینارز ہوتے ہیں، احمدی طلباء اس میں شامل ہوتے ہیں اور ڈسکشن میں حصہ لیتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مَیں خود بھی طلباء اور طالبات کے ساتھ ڈسکشن کرتا ہوں۔اُن کے ساتھ میٹنگ کرتا ہوں۔اِس سال جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر تین صد طلباء اور تین صد سے زائد طالبات کے ساتھ میٹنگز ہوئی تھیں۔اُن کی راہنمائی کرتا ہوں کہ آگے کس فیلڈ میں جانا ہے،کونسا مضمون اختیار کرنا بہتر ہے۔یہ سب مجھ سے راہنمائی لیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جن کے سائنس کے مضامین ہوتے ہیں اُنہیں توجہ دلاتا ہوں کہ ریسرچ کی طرف جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ دو علم ہیں: علم الابدان اور علم الادیان، یعنی ایک طبّ کا علم ہے اور دوسرا دین، مذہب کا علم ہے۔بچیوں کو بھی یہی کہتا ہوں کہ میڈیکل کی لائن لیں، ٹیچنگ ہے، سائنس کے مضامین ہیں یا پھر زبانیں سیکھیں۔حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنے والوں کی بھی ضرورت ہے۔

پروفیسر صاحبان نے عرض کیا کہ کیا آپ کی کوئی یونیورسٹی ہے۔یورپ میں کوئی یونیورسٹی کھولنا چاہتے ہیں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اب تک تو کوئی یونیورسٹی نہیں کھولی۔غانا میں تجویز ہے کہ وہاں یونیورسٹی قائم کی جائے کیونکہ افریقہ میں سب سے زیادہ ضرورت ہے۔کیمبرج یونیورسٹی یوکے کے احمدی طلباء نے ایک پلان بنایا ہے۔اس پر کام ہو رہا ہے۔امید ہے کہ ہماری یونیورسٹی غانا میں شروع ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ افریقہ میں ہمارے سکولز ہیں۔فرانکوفون ممالک میں پہلے سکول قائم نہیں ہوئے تھے،اب ان ممالک میں بھی سکول شروع ہو گئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مذہبی اور دینی تعلیم کے لئے افریقہ میں ہمارے جامعات بھی قائم ہیں۔اب غانا میں سارے افریقہ کے لئے ایک انٹرنیشنل جامعہ قائم کیا جا رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پروفیسر صاحبان سے دریافت فرمایا کہ قرآن کریم کی انگریزی زبان میں 5 Volume کمنٹری ہے۔کیا آپ نے پڑھی ہے؟ اسی طرح عربی زبان میں دس جلدوں پر مشتمل قرآن کریم کی تفسیر ہے۔یہ تفسیر سارے قرآن کریم کی تو نہیں ہے لیکن ان دس جلدوں میں قرآن کریم کا بڑا حصہ cover ہو گیا ہے۔پروفیسر صاحبان نے بتایا کہ ہم نے یہ تفاسیر ابھی نہیں دیکھیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں تفاسیر انہیں مہیا کرنے کی ہدایت فرمائی۔نیز فرمایا کہ ان کی لائبریری کے لئے بھی اس کا ایک ایک سیٹ مہیا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر ایک مصری سکالر مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب مرحوم نے ’’السیرۃ المطّھرۃ‘‘ کے عنوان سے کتاب لکھی ہے۔یہ کتاب ان کو مہیا کرنے کی حضور انور نے ہدایت فرمائی۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب عرب ممالک میں احمدی موجود ہیں۔عربی چینل کے ذریعہ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔جو تعلیم یافتہ،سعید فطرت عرب ہیں وہ سمجھ رہے ہیں کہ حقیقت اور سچائی کیا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سائنس اور قرآن کریم میں اختلاف نہیں ہے۔سائنس کی ہر بات قرآن کریم سے ثابت کر سکتے ہیں۔جو بھی تحقیقات ہو رہی ہیں، سب قرآن کریم کی آیات سے ثابت ہیں۔سائنس کی ترقیات قرآن کریم سے ثابت ہیں۔احمدیوں نے اس پر کام کیا ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

پروفیسر Alibpecht صاحب نے بتایا کہ یہاں جرمنی میں مسلمانوں کو برابر کے حقوق دیئے گئے ہیں۔اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر کوئی کسی ملک کا شہری ہے،ٹیکس دے رہا ہے اور ملک کی شہریت اس کو ملی ہوئی ہے تو اُس کو برابر کے حقوق ملنے چاہئیں۔پاکستان ہی ایسا ملک ہے جہاں ملک کے اپنے شہریوں کو اُن کے حقوق نہیں دیے جا رہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یونان، سپین، اٹلی، آئرلینڈ اور پرتگال میں جو اس وقت Money Crises ہے، یورپین کمیونٹی اُن کی مدد کر رہی ہے۔لیکن یہ ایک محدود وقت تک کر سکتے ہیں۔جب روکیں گے تو پھر مسائل بڑھیں گے،مشکلات بڑھیں گی۔

تیسری عالمی جنگ کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بس یہی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ لیڈرشپ کو عقل دے اور سمجھ عطا کرے۔لیکن حالات جو رُخ اختیار کر رہے ہیں اُس سے تو یہی نظر آتا ہے کہ یہ اس جنگ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔اس وقت ترکی اور اسرائیل کے آپس میں جو حالات بگڑے ہیں اور پھر تیسرا شام ہے جس کی اس وقت اندرونی اور بیرونی صورتحال بہت بگڑی ہوئی ہے اور دن بدن معاملات خراب ہوتے جا رہے ہیں۔اگر یہ ممالک نہ سنبھلے اور انہوں نے اپنے معاملات درست نہ کئے تو پھر عالمی جنگ کا امکان بہت بڑھ جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بس دعا ہی کرنی چاہئے۔مَیں تو دعا ہی کر سکتا ہوں اور کر رہا ہوں۔ مَیں نے ہر جگہ، ہر وقت سیاستدانوں کو سمجھایا ہے اور اُن کو وارننگ دیتا رہتا ہوں کہ محتاط ہوں اور ایسے خطرناک قدم نہ اٹھائیں جو دنیا کو تباہی کی طرف دھکیلنے والے ہوں۔

یہ ملاقات پانچ بج کر پانچ منٹ تک جاری رہی۔

بعد ازاں مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب نیشنل سیکرٹری امور عامہ جرمنی نے دفتری ملاقات کی اور بعض معاملات پیش کر کے حضور انور سے ہدایت حاصل کی۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’بیت السبوح‘‘ میں تشریف لا کر نماز عصر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔بعد ازاں سات بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج 19 فیملیز کے 63 افراد اور 21 سنگل افراد یعنی مجموعی طور پر 84 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ملاقات کا شرف پانے والوں میں جماعت فرینکفرٹ کے علاوہ جماعت روڈگاؤ، Offenbach, Ruesselheim, Grossgerau, Wiesbaden, Friedberg، ہوف ہائم، ایمن ہاؤزن، Stutgart، بارسوڈن، بٹینگ ہائم، وائبلنگٹن اور بالنگن کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز شامل تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ہر فیملی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا آٹھ بجے تک جاری رہا۔بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

15 ستمبر 2011ء بروز جمعرات:

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے ’’بیت السبوح‘‘ میں نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔

سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز عصر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

چھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔بعد ازاں پونے سات بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج مجموعی طور پر 23 فیملیز کے 93 افراد اور 8 سنگل افراد یعنی مجموعی طور پر 101 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ملاقات کا شرف پانے والوں میں فرینکفرٹ کی جماعت سے آنے والی فیملیز کے علاوہ ملک بھر کی جماعتوں میں سے Mainz, Offen Bach, Gross Gerau, Hanau, Dramstadt, Russelsheim, Florsheim, Wurzburg, Wetzler, Minden, Benzheim, Waiblingen, Rodgau, Mannheim, Reutlingen, Herborn، وورم، ایلوانگن، فلورسٹڈ اور ارزلون سے آنے والی فیملیز شامل تھیں۔

علاوہ ازیں جاپان اور پاکستان سے آئی ہوئی چند خواتین نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ہر ایک ان مبارک اور بابرکت لمحات سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔بیماروں نے اپنی صحتیابی کے لئے دعائیں حاصل کیں۔مختلف پریشانیوں اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف دُور ہونے کے لئے دعا کی درخواستیں کیں اور تسکین قلب پا کر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے،بعضوں نے اپنے مختلف معاملات میں رہنمائی حاصل کی اور طلباء وطالبات نے تعلیمی میدان میں کامیابی کے لئے اپنے پیارے آقا کی دعاؤں سے اپنی جھولیاں بھریں۔غرض ہر ایک نے اپنے محبوب امام کی دعاؤں سے حصہ پایا۔دعاؤں کے خزانے لُوٹے اور ان کی پریشانیاں اور تکالیف، راحت وسکون اور طمانیت قلب میں بدل گئیں۔دیدار کی پیاس بجھی اور یہ چند مبارک گھڑیاں اور لمحات انہیں ہمیشہ کے لئے سیراب کر گئے۔ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں نے حضور انور سے چاکلیٹ حاصل کیں اور تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ **(باقی آئندہ)**

خدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ کا وقارِ عمل اور خدمتِ خلق کا شاندار انعقاد

مورخہ 3 ستمبر بروز ہفتہ کو مجلس خدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ نے بمقام Elfingen جو کہ مسجد محمود زیورخ سے 60 کلومیٹر کی دوری پر ہے، معذور افراد کی تنظیم .M.B.F کے ساتھ ایک وقارِ عمل پروگرام بنایا۔اِس میں جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ سے 25 خدام نے حصہ لیا۔اور 2،3 اطفال بھی اِس وقارِ عمل میں شامل تھے۔

اس وقارِ عمل میں 3 Project پر کام ہوا۔پہلا پراجیکٹ ایک گارڈن کی صفائی تھی، گھاس وغیرہ کاٹ کر سارا کوڑا کرکٹ اُٹھانا تھا۔اس میں 5،6 خدام نے حصہ کیا۔دوسرا پراجیکٹ شہد کی مکھیوں کا گھر بنانا تھا۔اور تیسرا پراجیکٹ گارڈن کے سازو سامان کے لئے ایک چھوٹا Hut بنانا تھا۔جس میں وہاں کے لوکل انجینئر کے ساتھ مل کر خدام نے کام کیا۔

صبح 8 بجے سے سہ پہر 3 بجے تک سارے خدام نے نہایت محنت و جانفشانی کے ساتھ اِس وقارِ عمل میں حصہ لیا۔ .M.B.F کے انچارج بہت خوش اور حیران تھے کہ کس جذبے سے یہ سارے خدام صبح صبح ویک اینڈ پر کام کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

اِس تنظیم کے ساتھ پہلے بھی کام ہو چکا ہے۔لہٰذا اب کافی دوستانہ تعلقات استوار ہو گئے ہیں۔اِن کو مجلس خدام الاحمدیہ کا تعارف بھی کروایا گیا ہے کہ اِس تنظیم کے کیا مقاصد ہیں۔

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر165

مکرم غانم احمد غانم صاحب (1)

پچھلی دوقسطوں میں ہم نے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزامسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عرب ممالک میں اٹھنے والی موجودہ انقلابی تحریکوں اورفسادات میں عرب حکّام او ررعایا کے لئے مخلصانہ راہنمائی اور نصائح نقل کی تھیں۔اس کے ساتھ ہی بفضلہٖ تعالیٰ تاریخی اعتبار سے ہم نے 2011ء کی ابتدا تک عربوں میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی کاوشوں کا ذکرمکمل کرلیا ہے۔موجودہ قسط سے ہم ایک بار پھر اپنے عرب احمدی بھائیوں کے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات کی طرف لوٹتے ہیں۔اوراس قسط میں ایک پرانے احمدی دوست مکرم غانم احمد غانم صاحب کے احمدیت کی طرف سفر کی داستان انہی کی زبانی نقل کرتے ہیں۔

تعارف اورخاندانی پس منظر

مکرم غانم احمد غانم صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

مَیں اُردن سے ہوں۔میری پیدائش 1955ء میں فلسطین کے شہر طولکرم کی ایک بستی ''شویکۃ'' میں ہوئی۔میرا تعلق ایک پرانے متدین گھرانے سے ہے۔ہمارے جدامجد ''الشیخ غانم'' اپنے زمانے کے ولی اللہ اورصالح بزرگ سمجھے جاتے تھے۔آپ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اتباع میں سے تھے، میرا نام برکت کی خاطر ہمارے اسی جدامجد کے نام پر رکھا گیا۔

علاوہ ازیں ہمارا شمار سادات میں ہوتا ہے کیونکہ ہمارا نسب سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملتا ہے۔اور ہمارے خاندان کے پاس وہ نسب نامہ موجود ہے جس میں بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تک ہمارا نسب لکھا ہوا موجود ہے۔اس نسب نامہ میں ناموں کے اندراج کا طریق یہ تھا کہ ایک خاص تقریب منعقد کی جاتی جس میں کوئی جانور ذبح کر کے تمام خاندان کی دعوت کی جاتی تھی اور پھر اس موقع پر یہ نسب نامہ نکالا جاتا جس میں صرف لڑکوں کا نام لکھا جاتا تھا۔یہ طریق صدیوں سے چلا آتا تھا لیکن آہستہ آہستہ کم ہوتا چلا گیا اور چند دہائیاں قبل بالکل ختم ہوگیا۔

چھوٹی عمر میں عائلی ذمہ داری کا بوجھ

میرے والدین کی کُل اولاد چار بیٹے اورچار بیٹیاں تھیں جن میں میرا چوتھا نمبر ہے۔

میرے والد صاحب کی عمر 45 سال تھی کہ ایک حادثہ میں ان کی وفات ہوگئی اور گھر کی ذمہ داری ہماری والدہ اور ہم بچوں پر آن پڑی۔بہن بھائیوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ذمہ داری مجھے ہی ادا کرنے کی توفیق ملی۔میری والدہ اکثر کہا کرتی تھیں کہ خدا شکر ہے کہ اس نے مجھے غانم جیسا بیٹا عطا کیا جس نے اپنے والد کی وفات کے بعد میرے ساتھ گھر کی ذمہ داری کو خوب سنبھالا۔

چرچ کی بطخ آلو برابر!

مَیں اپنے والد کا لاڈلا تھا۔وہ اکثر مجھ پر فخر کیا کرتے تھے اور نہ صرف میرے ساتھ اپنے دکھ سکھ بانٹتے بلکہ مجھے بہت سے قصے کہانیاں بھی سنایا کرتے تھے۔ان میں سے ایک قصہ آج تک میرے دل ودماغ پر نقش ہے۔

یہ قصّہ محمد نامی ایک نوجوان مسلمان کا ہے جس نے عیسائیت پر اتمام حجت کا یہ اسلوب اختیار کیا کہ چرچ میں جا کرکہا کہ مَیں نے عیسائیت قبول کرنی ہے۔چنانچہ پادری اس کوعیسائیت میں داخل کرنے کی کارروائی مکمل کرنے کے بعد بپتسمہ دینے کے لئے چرچ کے احاطے میں اس کام کے لئے بنائے ہوئے پانی سے بھرے ایک حوض کے پاس لے گیا۔جہاں تین دفعہ اسے پانی میں غوطہ دیا اور ہر دفعہ یہ کہتا کہ محمد ہونے کی حالت میں اس پانی میں غوطہ لگا اور بطرس ہونے کی حالت میں باہر آجا۔ یوں گویا محض تین غوطوں کے بعد وہ محمد سے بطرس بن گیا۔اس نے اسی چرچ کی ہی خدمت کرنی شروع کردی۔کچھ عرصہ بعد پادری صاحب نے اپنی بیٹی کی شادی اس سے کردی۔جب عیسائیوں کے ہاں روزہ رکھنے کا موسم آیا تو ایک دن یہ نوجوان گھر میں بطخ لے آیا اور روزوں کے دوران اس کا گوشت کھانے پر اصرار کیا جبکہ عیسائیوں میں روزوں کے ایام میں گوشت کھانا منع ہوتا ہے۔لہذا اس موقع پر اس کے اوراس کی بیوی اوراس کے پادری سسر کے مابین یہ مکالمہ ہوا:

نوجوان بطخ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا: مَیں نے اسے پکا کرکھانا ہے۔

اس کی بیوی نے کہا: روزوں کے ایام میں گوشت کھانا عیسائی مذہب کے خلاف ہے۔صرف سبزیاں وغیرہ ہی کھا سکتے ہیں۔

نوجوان: یہ سبزی ہی تو ہے۔

اس کی بیوی: اچھا بتاؤ تو سہی کہ تمہارے خیال میں یہ کونسی سبزی ہے؟

نوجوان: تمہیں نظر نہیں آتا کہ یہ اتنا بڑا آلو ہے۔

اس کی بیوی یہ سن کر اسے اپنے والد کے پاس لے گئی اور کہنے لگی: یہ بطخ جس کے بال وپر اور گوشت ہے اسے بطرس آلو سمجھ کر روزوں کے ایام میں کھانا چاہتا ہے جوکہ ہمارے دین میں جائز نہیں ہے۔

پادری نے نوجوان کومخاطب ہوتے ہوئے کہا: یہ بطخ آلو کیسے ہوسکتی ہے؟

نوجوان: آیئے مَیں آپ کوسمجھاتا ہوں۔یہ کہہ کر وہ انہیں بپتسمہ دینے والے حوض کی طرف لے گیا اور بطخ کواس میں تین غوطے دیئے اور ہر دفعہ یہ کہا کہ اے بطخ پانی میں غوطہ لگا اور آلو بن کر باہر آ۔لہذا تین غوطوں کے بعداس نے کہا کہ اب یہ آلو بن گئی ہے۔

پادری: یہ ابھی تک بطخ ہی ہے اور محض تین غوطوں سے یہ آلو نہیں بن سکتی۔

نوجوان: جس طرح یہ بطخ تین غوطے لگا کرآلو نہیں بن سکتی اسی طرح مَیں بھی تین غوطے لگا کر بطرس نہیں بن سکتا، لہذا مَیں آج بھی وہی محمد ہی ہوں۔

تبصرہ

اس قصّہ کے لکھنے سے ہمارا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے۔بلکہ یہ دھوکہ ہے اور سچے دین کو اپنی صداقت کی دلیل کے لئے کسی دھوکہ دہی کی ضرورت نہیں ہوسکتی۔اسلام کی صداقت کے دلائل اتنے روشن ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے کسی اورحیلہ کی حاجت نہیں رہتی۔

جب ایمان دل میں داخل ہوجاتا ہے تو اس کا اثر انسان کے اعضاء اور روئیں روئیں پر ہوتا ہے اوراس کی حرکات وسکنات اور اس کے قول وفعل میں اس ایمان کا عکس نظر آنے لگتا ہے۔لیکن اگر دل میں ایمان نہیں تو پھر غوطے دینے سے پیٹ میں پانی تو داخل کیا جاسکتا ہے دل میں ایمان نہیں ڈالا جاسکتا۔

اس لئے اس قصہ کے ذکر کرنے سے مقصد صرف یہی بتانا ہے کہ دیگر مذاہب سے روحانیت گم ہوکررہ گئی ہے اوراب دین کے نام پر محض رسم ورواج اورمختلف قسم کی حرکات ہی رہ گئی ہیں۔اور ایسا دین نہ صرف یہ کہ خداتعالیٰ تک پہنچنے کی درست راہ کا پتہ بتانے سے قاصر ہے بلکہ حقیقی تقویٰ اور روحانیت پیدا کرنے سے بھی عاجز ہے جوقلب وروح کی تسکین کا باعث بنتی ہے۔

وطن کی محبت اور دفاع کا جوش اور گرفتاری

1948ء میں فلسطین کے بڑے حصہ پر اسرائیلی قبضہ ہوگیا جبکہ باقی ماندہ حصہ کا الحاق اردن کے ساتھ کر دیا گیا جسے مغربی کنارے کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ حصہ 1967ء تک اردن کا حصہ رہا لیکن اس سال عربوں کی اسرائیل کے ساتھ جنگ میں نہ صرف اس حصہ پر بلکہ اردن، مصر، شام اور لبنان کے بھی بعض حصوں پر اسرائیل نے قبضہ کرلیا۔اس شکست کا ہمارے دل ودماغ پر بہت گہرا اثر پڑا۔اس وقت میری عمر محض 12 سال تھی لیکن وطن کی محبت اور غیرت میرے دل میں جوش مارتی تھی پھر ہر آنے والے دن میں یہ محبت مضبوط سے مضبوط ہوتی گئی اور وطن کے دفاع کا جذبہ جوش مارتا گیا یہاں تک کہ مَیں نے اس ظالمانہ قبضہ سے اپنے وطن کو چھڑانے میں اپنا کردار ادا کرنے کی ٹھان لی۔ اس کے لئے کسی مناسب پلیٹ فارم کی ضرورت تھی چنانچہ مَیں نے فلسطین کی تحریک آزادی کی تنظیم ''الفتح'' کی نمائندگی اختیار کرلی جس کے سربراہ مرحوم یاسر عرفات تھے۔اس تنظیم سے منسلک ہونے کے جرم میں مجھے اردن میں اگست 1977ء میں گرفتار کرلیا گیا۔اور مجھے اپنی جوانی کے ابتدائی تین سال وطن کی خاطر جیل میں گزارنے پڑے۔چونکہ مَیں سیاسی قیدی تھا اس لئے مجھے دیگر سیاسی قیدیوں کے ساتھ رکھا گیا جن کا تعلق مختلف دینی وسیاسی تنظیموں اور گروہوں سے تھا۔پہلے سال مجھے نہایت ہی تنگ جیل خانہ میں رکھا گیا جہاں جگہ کی ظاہری تنگی تو تھی ہی اس کے ساتھ ساتھ آئے دن قسما قسم کی تحقیقات اور پابندیوں کی وجہ سے عرصۂ حیات مزید تنگ کر دیا گیا تھا۔اس جیل میں مَیں سب سے چھوٹا قیدی تھا۔اس وقت میری عمر صرف 22 سال تھی۔

جماعت احمدیہ سے تعارف

جیل میں پہلا سال گزارنے کے بعد ہمیں سیاسی قیدیوں کی مرکزی جیل میں منتقل کردیا گیا جس میں کل 250 قیدی تھے۔ اس جیل میں میرا تعارف مرحوم ناصر عودہ صاحب سے ہوا۔بعض سیاسی اختلافات کی بنا پر تنظیم ''الفتح'' کے دو حصے ہو گئے تھے اور مرحوم ناصر عودہ صاحب کا تعلق ''الفتح'' کے دوسرے حصہ سے تھا جس کے تقریباً 50 قیدی اس جیل میں تھے جبکہ ہمارے حصہ کے صرف 4 قیدی تھے۔الفتح کے ان دونوں حصوں میں شدید اختلافات کی بنا پر سخت عداوت پائی جاتی تھی۔اس ظاہری عداوت کے باوجود ناصر عودہ صاحب کے دینی علم اور مختلف پارٹیوں کی غلط طرزِ فکر کی تصحیح اور ان کے اعتراضات کے جواب حتی کہ بعض اشتراکی اور مارکسی خیالات کے حامل قیدیوں کے سوالات کے شافی جوابات دینے کی وجہ سے میں طبعًا ان کی طرف میلان رکھتا تھا اور ان کے ساتھ بیٹھتا اور ان کی باتوں سے مستفیض ہوتا اور ان کی تائید کرتا تھا۔

اپنے دیگر دوستوں کے ساتھ باتوں کے دوران مجھے معلوم ہوا کہ ناصر عودہ صاحب احمدی ہیں اور عجیب وغریب خیالات رکھتے ہیں۔جبکہ مجھے ان کے خیالات میں کوئی عجیب وغریب بات نظر نہ آئی، بلکہ ان کے جملہ خیالات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع پیش نظر ہوتا تھا۔ہاں وہ یہ ضرور کہتے تھے کہ امام مہدی ظاہر ہو گئے ہیں اور وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں جنہوں نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی ہے۔مجھے اس وقت اس بات سے اتنا سروکار نہ تھا بلکہ میرا ردّعمل بہت ہی مثبت تھا۔مَیں نے کہا کہ تمام دنیا امام مہدی کی منتظر ہے اگر وہ آگئے ہیں تو یہ تو بہت اچھی بات ہے، کم ازکم ان کے آنے سے مسلمانوں کے موجودہ حالات ضرور بدلیں گے۔

میرا فہم یہ کہتا تھا کہ امام مہدی ایک عام امام ہے جس کا ماننا نہ ماننا برابر ہے۔لیکن جب مجھے میرے ایک دوست نے بتایا کہ ناصر عودہ جس امام مہدی کی بات کرتا ہے وہ اس کے اعتقاد کے مطابق نبی ہے تو یہ سنتے ہی مجھے اپنے بچپن کے زمانے کی ایک بات یاد آگئی۔میری عمر اس وقت دس گیارہ سال تھی کہ سکول میں ایک طالبعلم نے استاد سے پوچھا کہ حیفا میں جماعت احمدیہ کے افراد رہتے ہیں۔ہمیں اس جماعت کے بارہ میں بتائیں۔ استاد نے جواب دیا کہ یہ جماعت کافر ہے کیونکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نئے نبی کی آمد کے قائل ہیں۔یہ یاد آتے ہی مَیں نے اپنے وراثتی عقائد کی بنا پر اس عقیدہ کا بڑی قوت کے ساتھ انکار کر دیا اور فورًا ناصر عودہ صاحب سے کہا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ اپنی جماعت کے بانی

کو نبی سمجھتے ہیں ۔انہوں نے جواب دیا کہ آپ نے درست سنا ہے۔اس پر انہوں نے ختم نبوت کا مفہوم واضح کرنے کی کوشش کی لیکن مَیں اس قدر متشدد تھا کہ مَیں نے کچھ سننے سے انکار کر دیا اور انہیں کہا کہ مَیں آپ کا احترام کرتا ہوں اور آپ کے ساتھ دوستی کے رشتہ سے منسلک رہنا چاہتا ہوں لہذا آج کے بعد براہ کرم آپ میرے ساتھ احمدیت کے بارہ میں بات نہ کریں۔

ظلماتِ زنداں میں شعاعِ نور

جیل میں مجھے تین سال تک بغیر کسی کیس کے رکھا گیا۔یہ تین سالہ مدت،جیل کے قوانین کے مطابق چار سال بن جاتی ہے۔بہر حال جیل میں آنے والا آخری رمضان میرے لئے بہت مفید ثابت ہوا۔اس رمضان میں مجھے ناصر عودہ صاحب نے کہا کہ اگر تم جماعت احمدیہ کے بارہ میں سننا نہیں چاہتے تو چلو یہ کتاب ہی پڑھ لو۔ یہ کہہ کر انہوں نے مجھے مرحوم منیر الحصنی صاحب کی کتاب ”المودودی فی المیزان“ دی۔مَیں نے کتاب کے ابتدائی چند صفحات پڑھے لیکن مجھے کوئی تسلی نہ ہوئی۔مَیں نے اس رمضان میں ایک خاص پروگرام بنا کر احمدیت کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور راہنمائی چاہی۔

مَیں ساری رات عبادت کرتا اور تلاوت قرآن کریم میں مصروف رہتا۔جب سحری کا وقت ہو جاتا تو مَیں اپنے ساتھیوں کے لئے سحری تیار کرتا۔وہ تو سحری کے بعد نماز پڑھے بغیر ہی سو جاتے لیکن مَیں نماز فجر تک تلاوت قرآن کریم کرتا رہتا اور پھر دعائے استخارہ پڑھتا کہ اے اللہ مجھے احمدیت اور اس کے بانی مرزا غلام احمد کے بارہ میں حق سے آگہی عطا فرما۔یہ دعا کرتے کرتے آخری عشرہ آ گیا۔ایک دن طلوع آفتاب سے قبل نہ جانے نیند یا بیداری کی حالت میں مَیں نے مشرقی جانب افق پر ایک شخص کو سفید کپڑے پہنے ہوئے بیٹھے دیکھا جو جنوب یعنی قبلہ کی طرف دیکھ رہا تھا جبکہ اس کے سامنے کچھ میٹرز کے فاصلے پر آگ کا ایک روشن اور طویل ستون سا دکھائی دیتا تھا۔اس شخص نے سر پر جو عمامہ باندھا ہوا تھا وہ میرے لئے کسی حد تک عجیب وغریب تھا۔مَیں نے اسے دیکھتے ہی خواب کی اس کیفیت میں ہی کہا کہ یہ خمینی تو بہر حال نہیں ہے۔

خواب میں یہ جملہ کہنے کی بڑی وجہ یہ تھی کہ ان دنوں میں ہم ایرانی انقلاب اور خمینی کی شخصیت سے بھی بہت متأثر تھے کیونکہ خمینی نے آتے ہی ایران سے اسرائیلی سفارتخانے کو ختم کر کے فلسطینی سفارتخانہ کھولنے کا حکم دیا تھا۔بعض لوگ اس وقت خمینی سے اس قدر متأثر ہوئے تھے کہ انہیں امام مہدی ماننے کو بھی تیار نظر آرہے تھے۔لیکن اس رؤیا سے مَیں نے یہی سمجھا کہ لوگ جس کے منتظر ہیں وہ خمینی نہیں ہے۔اس کے بعد مَیں نے ہمیشہ خمینی کو ایک سیاسی شخصیت کے روپ میں ہی دیکھا اور مجھے اس بات کا خوب ادراک تھا کہ انہوں نے مذہب کو اپنے سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا ہے اور وہ صرف شیعہ ازم کے ہی داعی ہیں۔

رہائی اور اردن میں مستقل قیام

اگست 1980ء میں میری رہائی ہوگئی لیکن مَیں فلسطین واپس نہ جاسکا کیونکہ وہاں اسرائیلی حکومت مجھے دوبارہ گرفتار کرسکتی تھی۔لہذا مَیں نے اُردن کے ایک شہر ”اِربد“ میں ہی مستقل قیام کرنے کا فیصلہ کیا جو دارالحکومت عمان سے شمال کی طرف قریباً 80 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔مَیں نے اس وقت ابتدائی درجہ کے کمپیوٹر کا ایک کورس بھی کیا تھا جس کی ہر شعبہ میں بہت مانگ تھی لیکن سیاسی قیدی رہنے کی بنا پر اردن کے قانون کے مطابق نہ تو مَیں کسی حکومتی ادارے میں کام کرسکتا تھا، نہ ہی مجھے نیم حکومتی کسی کمپنی میں کام کی اجازت تھی بلکہ بڑی بڑی پرائیویٹ کمپنیوں اور اداروں میں کام کرنے کی ممانعت تھی۔ لہذا باقی بچ جانے والے پرائیویٹ سیکٹرز میں ہی کام تلاش کرنے پر مجھے ایک جگہ سپروائزر کا کام مل گیا لیکن خراب مالی اور اقتصادی حالات کی بناء پر مجھے 12 سے 14 گھنٹے کام کرنا پڑتا تھا۔اور وقت کا پہیہ چلانے کے لئے مجھے مسلسل دس سال تک اسی کام سے منسلک رہنا پڑا۔

غلطی کا احساس

مذکورہ کام کرتے ہوئے ابھی مجھے دو سال ہی ہوئے تھے کہ 1982ء میں مکرم ناصر عودہ صاحب دمشق سے بعض فلسطینی راہنماؤں کے ساتھ اردن تشریف لائے تو ان سے ملاقات کے دوران مَیں نے خود ان سے جماعت احمدیہ کے بارہ میں بات کی۔اس پر انہوں نے مجھے 6 آڈیو کیسٹس دیں جن میں مرحوم مصطفیٰ ثابت صاحب نے تبلیغی غرض کے لئے مختلف اختلافی مسائل پر سیر حاصل گفتگو ریکارڈ کی ہوئی تھی۔

مرحوم مصطفیٰ ثابت صاحب نے یہ مضامین بہت ہی اعلیٰ اور مسحور کن پیرایہ میں بیان کئے تھے۔مَیں نے ان کیسٹس کو بار بار سنا۔حتی کہ دیگر مسائل کے علاوہ ختم نبوت کے بارہ میں جو کچھ سنا اور سمجھا اس کی بنا پر میرے لئے واضح ہو گیا کہ مَیں غلطی پر تھا۔ بلکہ میری طرح کے دیگر مسلمانوں نے بھی اپنی غلطی سے ختم نبوت کے صحیح اور عظیم معانی سے منہ موڑا ہوا ہے جو درحقیقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور مرتبہ کو بلند کرنے والا ہے۔

(قارئین کرام کی معلومات کے لئے عرض ہے کہ مصطفیٰ ثابت صاحب نے خلافت ثالثہ کے آخری جلسہ سالانہ پر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے ساتھ ایک ملاقات کی تھی جس میں حضور رحمہ اللہ نے مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کو عربوں میں تبلیغ کے لئے کوئی لٹریچر وغیرہ تیار کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔لہذا ثابت صاحب نے یہ چھ کیسٹس تیار کیں۔ اور اگلے جلسہ پر حضور انور کی خدمت میں پیش کر دیں۔جبکہ وہ آپ کی خلافت کا پہلا سال تھا۔چنانچہ آپ نے یہ کیسٹس مختلف عرب ممالک کے احمدیوں کو ارسال کرنے کی ہدایت فرمائی۔ندیم)

مرحوم طٰہٰ قزق صاحب سے ملاقات

مرحوم مصطفیٰ ثابت صاحب کی ریکارڈ کردہ کیسٹس دیتے ہوئے مجھے مکرم ناصر عودہ صاحب نے کہا تھا کہ اگر ممکن ہو تو مَیں ان کی کاپی بنا کر اصل مکرم طٰہٰ قزق صاحب صدر جماعت اردن کو دے دوں ۔ لہذا انہوں نے مجھے مکرم طٰہٰ قزق صاحب کا ایڈریس اور فون نمبر وغیرہ دیا۔ یہ کیسٹس چھ ماہ تک میرے پاس رہیں جس کے بعد مَیں نے ان کی کاپی بنا لی اور اصل واپس کرنے کے لئے مکرم طٰہٰ قزق صاحب کے ساتھ ملاقات کی۔پہلی ہی ملاقات میں مَیں ان کے اخلاق و اخلاص سے بہت متاثر ہوا اور پھر ان کے ساتھ ملاقاتوں کا سلسلہ چل نکلا۔مَیں نے انہیں اور ان کی اہلیہ کو اعلیٰ اخلاق اور غیر معمولی اخلاص کا نمونہ پایا۔ انہوں نے مجھے اتنا پیار دیا کہ مَیں نے ان میں اپنے والدین کی سی شفقت اور محبت کو محسوس کیا۔ان کے گھر کے دروازے ہمیشہ احمدیوں کے لئے کھلے رہتے تھے۔اللہ تعالیٰ ان دونوں نیک اور مخلص وجودوں کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، آمین۔

پہلی ملاقات کے بعد میرا جب کبھی ”اِربِد“ شہر سے عمان آنا ہوتا تو مَیں مرحوم طٰہٰ قزق صاحب کو ملے بغیر واپس نہ لوٹتا تھا۔ان سے میں مختلف کتب لیتا اور جلد ہی پڑھ کر واپس کر دیتا۔ بلکہ اکثر اوقات تو یوں ہوتا کہ اگر کتاب چھوٹی ہوتی تو مَیں اسے سفر کے دوران ہی ختم کر لیتا تھا اور پھر میرا دل چاہتا کہ کاش مَیں ابھی واپس چلا جاؤں اور کوئی اور کتاب ان سے لے آؤں تا دوسری دفعہ ان سے ملاقات ہونے تک میں ان علوم سے بہرہ مند ہوتا رہوں۔ وہ اکثر مجھے مذاق میں کہتے کہ:تم کتابیں پڑھتے ہو یا نگلتے ہو؟

شادی اور بیوی کا احمدیت سے تعارف

مَیں نے 1983ء میں شادی کر لی اور اس وقت تک گو دل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا قائل ہو چکا تھا لیکن بیعت نہ کی تھی۔مَیں نے اپنی بیوی کو بھی احمدیت کے بارہ میں بتانا شروع کیا بلکہ مختلف مسائل اور احمدیت کے علوم سے اپنی بیوی کو متعارف کروانے کیلئے مَیں نے یہ طریق اختیار کیا کہ روزانہ کام پر جانے سے قبل اسے کوئی نہ کوئی کتاب کاپی کرنے کیلئے دے جاتا تا کہ طٰہٰ قزق صاحب کو اصل کتاب واپس کرنے کے بعد ہمارے ذاتی استعمال کے لئے بھی اس کتاب کی ایک کاپی موجود رہے۔کاپی کرنے کے دوران میری بیوی کی نظر سے مختلف موضوعات گزرتے رہے اور حسب توفیق وہ انہیں پڑھتی بھی رہی یوں اسے بھی احمدیت کے بارہ میں مکمل آگاہی حاصل ہوگئی۔

بیعت

1984ء کے آخر کی بات ہے کہ مکرم طٰہٰ قزق صاحب نے مجھے ایک کتاب دی جسے مَیں نے عمان سے اِربِد کی طرف سفر کے دوران بس میں ہی پڑھنا شروع کر دیا۔ اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تصاویر بھی تھیں۔ایک صفحہ پر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی تصویر دیکھ کر مجھے محسوس ہوا کہ مَیں اس شخص کو جانتا ہوں اور جیسے مَیں نے یہ تصویر پہلے بھی دیکھی ہے۔ یہ خیال آتے ہی مجھے 1980ء میں جیل کے دوران دیکھا ہوا اپنا رؤیا یاد آ گیا۔جس میں مَیں نے مشرقی جانب افق پر ایک شخص کو سفید کپڑے پہنے ہوئے بیٹھے دیکھا۔اور یہ سفید کپڑوں والی نورانی شخصیت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی تھی۔ یہ رؤیا مَیں نے احمدیت کے بارہ میں استخارہ کرنے کے بعد دیکھا تھا اور اُس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ حیات تھے۔ان تمام کڑیوں کے ملنے کے بعد مَیں نے مکرم طٰہٰ قزق صاحب سے کہا کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں۔یوں خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے 1984ء میں مَیں نے بیعت فارم پر کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں ارسال کر دیا۔فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

مکرم غانم احمد غانم صاحب کے باقی سفر کا حال اگلی قسط میں ملاحظہ فرمائیں۔

(باقی آئندہ)

✡✡✡✡✡✡

✡...... تندرستی مفت ملتی ہے۔بیماری لوگ خود خرید کرتے ہیں۔

✡...... تمہارا جسم خدا کی امانت ہے اسے کمزور نہ ہونے دو۔

✡......تھوڑا کھاؤ گے تو کبھی نہ پچھتاؤ گے۔

✡...... بیماری میں نیم حکیموں سے بچنا عقلمندی ہے۔

✡...... بھوک سے زیادہ نہ کھاؤ۔ورنہ بیمار اور سُست ہو جاؤ گے۔

✡...... ہنسی جسم کی مشین کا تیل ہے۔

——— (رہنمائے صحت)

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ ہفتہ لجنہ اماء اللہ جرمنی اور خدام الاحمدیہ جرمنی کے اجتماعات منعقد ہوئے اور ہمیشہ کی طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دکھانے کا باعث ہوئے۔

ذیلی تنظیمیں یاد رکھیں کہ اگر حقیقت میں اجتماع میں شامل ہونے والوں اور ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ سے سننے والوں پر دنیا میں کہیں بھی کوئی اثر ہوا ہے تو یہ لوہا گرم ہے۔اس کو اُس مزاج کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں جس مزاج کو پیدا کرنے کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو بھیجا ہے۔

اگر آپ ان باتوں کی جُگالی نہیں کرتے رہیں گے، اگر ذیلی تنظیمیں میری طرف سے کہی گئی باتوں کی ہروقت جُگالی نہیں کرواتی رہیں گی تو پھر کچھ عرصہ بعد یہ باتیں، یہ جوش، یہ شرمندگی کے جو اظہار ہیں یہ ماند پڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔

جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منسوب ہوتے ہیں تو تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہم پر ڈالی جاتی ہے۔

جماعت جرمنی کو جہاں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام جرمنی میں پھیلانے کا موقع مل رہا ہے وہاں چین جا کر نمائش میں حصہ لے کر جماعت کے پیغام اور لٹریچر کا سٹال لگا کر چینی زبان میں یہ لٹریچر چینیوں تک پہنچانے کا موقع بھی مل رہا ہے۔اسی طرح دوسرے ہمسایہ ممالک میں بھی یہ موقع مل رہا ہے۔

ہزاروں کی تعداد میں اپنے پاک نمونوں، اپنے نیک عملوں، اپنے عہدوں کی تجدید سے اُس انقلاب میں حصہ دار بنیں اور اُن مبارک لوگوں میں شامل ہوں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری عطا فرمائی تھی کہ آخری زمانہ بھی مبارک ہے۔ پس اس آخری زمانے کے وہی لوگ مبارک ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقصد کو پورا کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو آپ کی اُمّت کے بارہ میں خوشخبریاں عطا فرمائی تھیں ان میں وہ مرکزی خوشخبری، وہ بنیادی اہمیت کی چیز جس پر اُمّت کی ترقی کا مدار ہے وہ خلافت ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 23؍ستمبر 2011ء بمطابق 23؍تبوک 1390 ہجری شمسی بمقام گروس گیراؤ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ ہفتہ لجنہ اماء اللہ جرمنی اور خدام الاحمدیہ جرمنی کے اجتماعات منعقد ہوئے اور ہمیشہ کی طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دکھانے کا باعث ہوئے۔ مجھے جو خدام اور خواتین کے خطوط آ رہے ہیں، اُن سے لگتا ہے کہ اُن کو جو بھی باتیں مَیں نے کیں، کہیں، ان باتوں نے اُن کے اندر کی جو سعید فطرت تھی اُس کو جھنجوڑا ہے، اور یہی ایک احمدی کی خوبی ہے اور ہونی چاہئے کہ جب بھی اُنہیں اللہ تعالیٰ کے حکم ذَکِّر کے تحت نصیحت کی جائے، یاد دہانی کروائی جائے تو وہ اُس پر کان دھرتے ہیں۔ اور ایک اچھی تعداد افرادِ جماعت کی نصیحت پر، یاد دہانی پر، مؤمنانہ رویّہ دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی اس تعریف کے تحت آتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّ عُمْيَانًا (الفرقان:74) یعنی اور وہ لوگ جب انہیں ان کے رب کی آیات یاد دلائی جائیں تو ان سے وہ بہروں اور اندھوں کا معاملہ نہیں کرتے۔ یہ نہیں کہتے کہ ہم نے تو سنا ہی نہیں کہ کیا کہا ہے اور وہاں کیا ہو رہا تھا، کس قسم کا ماحول تھا۔ بلکہ اگر کمزور ہیں تو ندامت اور احساسِ شرمندگی ہوتا ہے۔ اگر پہلے سے اپنی کوشش نیکیوں میں بڑھنے کی کر رہے ہیں تو ان نصائح اور باتوں کو سن کر ان پر عمل کرنے کی پہلے سے بڑھ کر کوشش کرتے ہیں۔

اس اجتماع میں دونوں طرف تقریباً نصف جماعت کی حاضری تو تھی۔ اگر حاضر ہونے والوں کی اکثریت اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے والی بن جائے تو جو انقلاب دنیا کی اصلاح کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لانا چاہتے تھے اور جو انقلاب اُن کی جماعت کو لانا چاہئے اُس میں یہ لوگ مددگار بننے کا کردار ادا کرنے والے ہوں گے۔ اکثریت میں نے اس لئے کہا ہے کہ یقیناً ایسے بھی بیچ میں بیٹھے ہوتے ہیں جو زیادہ اثر نہیں لیتے، لیکن جنہوں نے اثر لیا ہے، اپنے جائزے لئے ہیں، مجھے خطوط لکھے ہیں وہ بھی یاد رکھیں کہ اگر آپ ان باتوں کی جُگالی نہیں کرتے رہیں گے، اگر ذیلی تنظیمیں میری طرف سے کہی گئی باتوں کی ہروقت جُگالی نہیں کرواتی رہیں گی تو پھر کچھ عرصہ بعد یہ باتیں، یہ جوش، یہ شرمندگی کے جو اظہار ہیں یہ ماند پڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔

پس ذیلی تنظیمیں یاد رکھیں کہ اگر حقیقت میں اجتماع میں شامل ہونے والوں اور ایم ٹی اے کے ذریعے سے سننے والوں پر دنیا میں کہیں بھی کوئی اثر ہوا ہے تو یہ لوہا گرم ہے اس کو اُس مزاج کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں جس مزاج کو پیدا کرنے کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو بھیجا ہے۔

ایم۔ٹی۔اے پر سننے والوں کی مَیں نے بات کی ہے تو اُن کی طرف سے بھی مجھے اظہارِ جذبات کے خطوط مل رہے ہیں بلکہ بعض بچوں کے والدین کے تاثرات بھی مل رہے ہیں کہ ہمارے بچوں نے، اطفال نے آپ کا خطاب سنا تو اُن دس گیارہ سال کے بچوں کے چہروں پر شرمندگی کے آثار تھے۔ بلکہ ایک بچے کی ماں نے مجھے بتایا کہ میرا بچہ جب خطاب سُن رہا تھا تو اُس نے منہ کے آگے cushion رکھ لیا کہ

میں بعض وہ باتیں کرتا ہوں جن کے بارے میں کہا جارہا ہے۔ میرے متعلق کہا کہ مجھے لگتا ہے کہ ٹی۔وی پر مجھے دیکھ کر یہ باتیں کررہے ہیں، خطاب کررہے ہیں تو مَیں نے منہ چھپالیا کہ نظر نہ آؤں۔

پس یہ سعید فطرت ہے، یہ وہ روح ہے جو اللہ تعالیٰ نے آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے بچوں میں بھی پیدا کی ہوئی ہے کہ نصیحتوں پر اندھے اور بہرے ہو کر نہیں گرتے بلکہ شرمندہ ہو کر اپنی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں۔ بعضوں نے اپنے موبائل فون بند کر دیئے ہیں۔ سکول میں بیٹھ کر بجائے پڑھائی پر توجہ دینے کے بعض بچے اس سوچ میں رہتے تھے کہ ابھی بریک ہوئی یا ابھی چھٹی ہوگی تو پھر اپنے موبائل پر کوئی گیم کھیلیں گے یا اور اس قسم کی فضولیات میں پڑ جائیں گے جو فونوں پر آجکل مہیا ہوتی ہیں۔ اب جب میری باتیں سنی ہیں تو انہوں نے کہا یہ سب فضولیات ہیں، ہم اب اس کو استعمال نہیں کریں گے، ان کھیلوں کو نہیں کھیلیں گے۔ یہ کھیلیں ایسی ہیں جو صحت نہیں بناتیں، جو دماغی ورزش بھی نہیں ہے بلکہ ایک نشہ چڑھا کر مستقل انہی چیزوں میں مصروف رکھتی ہیں، ایک پاگل پن (یا انگلش میں جسے craze کہتے ہیں) وہ ہو جاتا ہے۔ لیکن ہم صرف اس بات پر خوش نہیں ہو سکتے۔ جو ہوشمند اور بڑے ہیں اُن کو تو خود اپنی حالتوں کے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور مستقل مزاجی سے ان جائزوں کی ضرورت ہے۔ ان جائزوں کو لیتے چلے جانا ہے اور اسی طرح والدین کو مستقل اپنے بچوں کو یاد دہانی کروانے کی ضرورت ہے کہ جب ایک اچھی عادت تم نے اپنے اندر پیدا کر لی ہے تو پھر اُسے مستقل اپنی زندگی کا حصہ بناؤ۔ ماحول سے متاثر نہ ہو جاؤ۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہمارے لئے عارضی خوشیاں کوئی خوشیاں نہیں ہیں بلکہ جب تک ہماری خوشیاں، ہماری نیکیاں، ہمارے اندر پاک تبدیلیاں، ہمارے اندر مستقل رہنے کا ذریعہ نہیں بنتیں ہم چین سے نہیں بیٹھ سکتے۔ جبتک ہم مستقل اپنی حالتوں کے جائزے نہیں لیتے رہتے، ہم عظیم انقلاب کا حصہ نہیں بن سکتے۔ پس جیسا کہ مَیں نے اجتماع میں بھی کہا تھا کہ اچھے معیار حاصل کر لینا پہلے سے زیادہ فکر کا باعث بنتا ہے، خود ہر فردِ جماعت پر بھی، ذیلی تنظیموں پر بھی اور نظامِ جماعت پر بھی پہلے سے زیادہ ذمہ داریاں ڈالتا ہے۔

اس مرتبہ مَیں لجنہ سے اس لحاظ سے بھی متاثر ہوا ہوں کہ بچیاں بھی اور خواتین بھی بڑی خاموشی سے اور توجہ سے میری لجنہ میں جو تقریر تھی اُسے سنتی رہی ہیں۔ عموماً میں عورتوں کے مزاج کی وجہ سے کوشش کرتا ہوں کہ چالیس پینتالیس منٹ میں اپنی بات ختم کر دوں اس سے زیادہ وقت نہ لوں لیکن اس مرتبہ لجنہ کے اجتماع پہ جب میں نے وقت دیکھا تو تقریباً سوا گھنٹہ گزر چکا تھا۔ لیکن چھوٹی بچیاں بھی، جوان بچیاں بھی، بڑی عمر کی عورتیں بھی پورا وقت بڑے انہماک سے میری باتوں کو سنتی رہی ہیں۔ خدا کرے کہ میری باتیں اُن پر اثر ڈالنے والی بھی ہوں۔ یعنی مستقل اثر ہو اور لجنہ کی تنظیم اس بات پر خوش نہ ہو جائے کہ ہمارا اجتماع بڑا اچھا ہوا اور ہماری تعریف ہوگئی، بلکہ مستقل اور مسلسل عمل کے لئے ان باتوں کو اپنے لائحہ عمل میں شامل کریں۔ عہدیدار اپنے بھی جائزے لیں اور ممبروں کے بھی جائزے لیں تبھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مددگار بن سکتے ہیں۔ تبھی ہم اُس زمانے میں شمار ہونے والے کہلا سکیں گے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت ایک مبارک اُمت ہے یہ نہیں معلوم ہو سکے گا کہ اِس کا اوّل زمانہ بہتر ہے یا آخری۔ (یعنی دونوں زمانے اپنی الگ الگ شان رکھنے والے ہیں)۔

یہ آخری زمانہ کونسا ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو پہلے زمانے کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جوڑا ہے۔ یہ زمانہ جو آخری زمانہ ہے یہ آخرین کا زمانہ ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر آتا ہے۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور غلام صادق نے مبعوث ہو کر آخرین کو اوّلین سے ملانا تھا۔ دین کو ثریّا سے واپس لانا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہت کو دنیا پر قائم کرنا تھا۔ اس کا نعوذ باللہ یہ مطلب نہیں ہے کہ مقام کے لحاظ سے آنے والا جو نبی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہوگا اور یہ پہچان مشکل ہو جائے گی کہ یہ بہتر ہے یا وہ بہتر ہے۔ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ ایک آقا ہے اور دوسرا غلام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح مَیں نے اپنے زمانے میں ایک اندھیرے زمانے کے بعد، ہدایت کی روشنی دنیا میں پھیلائی جس کا مسلم کی حدیث میں ایک جگہ یوں ذکر ملتا ہے، بہت ساری حدیثیں ہیں اس بارے میں، ایک حدیث یہ ہے کہ حضرت عمران بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر وہ جو اُن کے بعد آئیں گے۔ عمران کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ آپ نے دو دفعہ یا تین دفعہ فرمایا۔ بہرحال آپ نے اس کے بعد فرمایا۔ ان لوگوں کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو بِن بلائے گواہی دیں گے، خیانت کے مرتکب ہوں گے، دینداری چھوڑ دیں گے، نذریں مان کر پوری نہیں کریں گے۔ عہد کے پابند نہیں رہیں گے اور عیش و آرام کی وجہ سے موٹاپا اُن پر چڑھ جائے گا۔

پس ایسے لوگوں کے بعد پھر جیسا کہ دوسری حدیثوں سے بھی ثابت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے بھی پتہ چلتا ہے کہ ایک زمانہ آئے گا جو اُمّتِ مسلمہ پر سے اندھیروں کے بادل چھٹنے کا زمانہ ہوگا۔ جس میں آخرین میں مبعوث ہونے والا مسیح و مہدی اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے ساتھ جگہ جگہ روشنی کے مینار کھڑا کرتا چلا جائے گا اور ہر طریق سے راہِ ہدایت کے پھیلانے کے سامان کرتا چلا جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو اس طرح بھی بیان فرمایا ہے کہ جو دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل ہوا، جو ہدایت کی نعمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اپنے کمال کو پہنچی وہ اس زمانے میں جبکہ ذرائع اور وسائل نے دنیا کو قریب لا کر جسے انگریزی میں کہتے ہیں کہ Global Village بنا دیا ہے، رابطوں کی وجہ سے تمام کرّہ ارض ایک شہر ہی بن گیا ہے۔ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہوئی کامل ہدایت کی تکمیلِ اشاعت ہو رہی ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تکمیلِ ہدایت کا زمانہ تھا اور مسیح محمدی کا زمانہ تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کا زمانہ ہے۔ پس چاہے اُمت کا اول زمانہ ہو یا اُمت کا آخری زمانہ۔ دونوں زمانے اس لئے مبارک ہیں کہ ان دونوں زمانوں کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے۔ پس جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منسوب ہوتے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں تو تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہم پر ڈالی جاتی ہے اور اشاعتِ ہدایت اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب ہم خود بھی اپنی ہدایت کے سامان کرنے والے ہوں۔ ہم اپنے عہدوں کی تجدید کرتے ہوئے اُس دَور کی مثالوں کو دیکھنے والے ہوں جب تکمیلِ ہدایت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور قرونِ اُولیٰ کے مسلمانوں نے اپنے آپ کو اُس ہدایت اور تعلیم کا نمونہ بنایا تھا۔ اپنے قول و فعل سے اُس کا اظہار کیا تھا اور اُن کے نمونے دیکھ کر، اُن کے عمل دیکھ کر اُن کا خدا تعالیٰ سے تعلق دیکھ کر، اُن کے اعلیٰ اخلاق دیکھ کر ایک زمانہ اُن کا گرویدہ ہو گیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

اسلام پر جو الزام لگایا جاتا ہے کہ تلوار کے زور سے پھیلا، یہ بتاؤ کہ چین میں کونسی فوجیں چڑھی تھیں جہاں اسلام پھیلایا گیا تھا۔ اور یہ مثال دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔ وہاں کون سے مسلمان تلواریں لے کر جنگ کے لئے گئے تھے؟ فرمایا کہ تاجروں اور مبلغین اور مختلف کاموں سے منسلک جو صحابہ تھے یا اُن کے قریبی، اُن کے بعد میں آنے والے تابعین جو تھے اُن مسلمانوں نے ہی اسلام کا پیغام وہاں پہنچایا تھا۔ اور اس طرح پہنچایا تھا کہ یہ تاجر لوگ یا مختلف کاروباروں میں ملوث لوگ جو وہاں گئے ہیں تو انہوں نے اپنے نمونے دکھائے، اپنی پاک تعلیم کا اظہار کیا اور اُس کے ذریعے سے وہاں اسلام پھیلا۔ اور آج چین میں ہم دیکھتے ہیں کہ کروڑوں مسلمان بس رہے ہیں۔ پس ہر طبقے کے لوگوں کو اپنی حالتوں کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ مستقل مزاجی کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ کس طرح ہم نے اسلام کا پیغام پہنچانا ہے، کس طرح ہم نے اپنی حالتوں کو بہتر کرنا ہے؟

چین کی مثال لی ہے تو یہ ذکر بھی کر دوں کہ آجکل چین میں بدقسمتی سے براہِ راست تبلیغ کر کے مسیح محمدی کا پیغام پہنچانا مشکل ہے۔ لیکن کیونکہ یہ تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کا زمانہ ہے اس لئے اللہ تعالیٰ خود ہی اس پیغام کو پہنچانے کے مختلف ذرائع پیدا کرتا رہتا ہے۔ یہ بھی عجیب توارد ہے کہ جماعت جرمنی کو جہاں احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام جرمنی میں پھیلانے کا موقع مل رہا ہے، اشاعت کے مختلف ذرائع اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمائے ہیں وہاں ایک نمائش کے ذریعے چینیوں سے تعارف ہوا اور پھر دو سال سے جماعت جرمنی کو جرمنی سے چین جا کر نمائش میں حصہ لے کر جماعت کے پیغام اور لٹریچر کا سٹال لگا کر چینی زبان میں یہ لٹریچر چینیوں تک پہنچانے کا موقع مل رہا ہے اور نئے راستے کھل رہے ہیں۔ اگر چینی زبان میں لٹریچر مہیا نہ ہوتا تو یہ کام نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کا پہلے سے انتظام کیا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جو چینی ڈیسک ہے وہ اپنا کام خوب انجام دے رہا ہے۔ مکرم عثمان چینی صاحب اس کے انچارج ہیں اور قرآنِ کریم بھی اور باقی لٹریچر کی اشاعت کا کام ہو رہا ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا جرمنی کی جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس لٹریچر کو وہاں تک پہنچانے کی توفیق مل رہی ہے۔ اسی طرح دنیا کے دور دراز ممالک میں اُن ملکوں کی اپنی زبان میں قرآن کریم اور دوسرا لٹریچر پہنچانے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرما رہا ہے۔ یہ اس زمانے کے مبارک ہونے کی نشانی ہے کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ رہا ہے؟ اور مبارک ہیں وہ لوگ بھی جو تکمیلِ اشاعتِ ہدایت میں حصہ لے رہے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی سے حصہ پا رہے ہیں، آپ کے دور کی تجدید کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پس اس بات کو ہر احمدی کو سمجھنے کی ضرورت ہے، صرف وقتی طور پر جذبات کا اظہار کافی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جو موقعے عطا فرما رہا ہے اُن کو ایک خاص فضلِ الٰہی سمجھ کر اُن سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے حتی المقدور کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اب جیسا کہ میں نے

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

بتایا کہ چین میں جرمنی کی جماعت کو ہی پیغام پہنچانے کا موقع مل رہا ہے، اسی طرح دوسرے ہمسایہ ملک بھی ہیں، ان میں بھی یہ موقع مل رہا ہے۔ پس اس فضل الٰہی کو جذب کرنے کی کوشش کریں۔ پہلے اگر دو چار کی اس طرف توجہ تھی یا اگر چند سو کی بھی توجہ تھی تو جس طرح اجتماع کے بعد آپ لوگ جذبات کا اظہار کر رہے ہیں، ہزاروں کی تعداد میں اپنے پاک نمونوں، اپنے نیک عملوں، اپنے عہدوں کی تجدید سے اُس انقلاب میں حصہ دار بنیں اور اُن مبارک لوگوں میں شامل ہوں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری عطا فرمائی تھی کہ آخری زمانہ بھی مبارک ہے۔ پس وہی لوگ اس آخری زمانے کے مبارک ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مقصد کو پورا کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو آپ کی اُمت کے بارے میں خوشخبریاں عطا فرمائی تھیں اُن خوشخبریوں میں ایک خلافت کی خوشخبری بھی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپ کی اُمّت کے بارے میں خلافت کی خوشخبری عطا فرمائی ہے اس خوشخبری پر مرکزیت کا انحصار ہے یا یوں کہہ لیں کہ وہ مرکزی خوشخبری، وہ بنیادی اہمیت کی چیز جس پر اُمت کی ترقی کا مدار ہے وہ خلافت ہے۔ اُمّت کی ترقی کا مدار آپ نے اپنے بعد خلافتِ راشدہ کو ہی قرار دیا تھا اور اُس کے بعد پھر ایذاء رساں بادشاہت اور جابر بادشاہت کے دور کا آپ نے ذکر فرمایا تھا جس میں اُمت کے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور دل میں تنگی محسوس کریں گے جو ایک اندھیرا زمانہ ہوگا۔ لیکن پھر ایک وقت آئے گا جب اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا۔ اُمت پر اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر پڑے گی تو ظلم و ستم کے دور کو اللہ تعالیٰ ختم فرمائے گا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام ہوگا جس نے دائمی رہنا ہے۔ اُمّتِ مسلمہ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کے لئے جو خیرِ اُمّت بنایا ہے اس کی تجدید ہوگی۔ آج مختلف مسلمان علماء اور تنظیموں کی طرف سے وقتاً فوقتاً جو یہ معاملہ اُٹھایا جاتا ہے کہ اُمّت میں خلافت کا قیام ہو یہ اس لئے ہے کہ یہ سب جانتے ہیں کہ اُمّت کی بقا خلافت کے بغیر نہیں ہے اور نہ ہوسکتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرستادے کو ماننے کو تیار نہیں جس کے ذریعہ سے خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام ہوا۔ پس قرآن اور حدیث جو ہیں اس بات کی تائید فرما رہے ہیں کہ اُمّت کی بقا اور اُمّت میں سے ظلموں کا خاتمہ اور اندھیروں کا خاتمہ اُس نظام کو چاہتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعے شروع فرمایا۔ آج ہر مسلمان ملک کی اندرونی حالت اس بات کا پکار پکار کر اعلان کر رہی ہے کہ سوچو اور غور کرو کہ تمہارے ساتھ یہ کیا ہو رہا ہے؟ اور اللہ اور اُس کا رسول جس بات کی طرف بلا رہے ہیں اُس کی طرف آؤ کہ یہی حل ہے تمہارے تمام مسائل کا، تمہارے ملکوں کے اندر کی بے چینیوں کا، تمہارے ملکوں کی دولت پر طاقتور قوموں کی للچائی ہوئی نظروں کا صرف ایک حل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آئے ہوئے اس مسیح و مہدی کو مان لو۔ پس یہ پیغام ہے جو دنیا میں ہم نے پہنچانا ہے اور یہی پیغام جرمنی کے لئے بھی ہے، یورپ کے لئے بھی ہے، ایشیا کے لئے بھی ہے، عرب ملکوں کے لئے بھی ہے۔ خاص طور پر مسلمان ملکوں کو یہ پیغام ہے کہ جس طرف خدا اور اُس کا رسول تمہیں بلا رہے ہیں اُس طرف آؤ۔ خدا تعالیٰ کے رحم نے جو جوش مارا ہے اور اُس جوش کے تحت اپنے پیارے کو جو مبعوث فرمایا ہے تو اُس مسیح و مہدی کی پہچان کرو اور اُس کے مددگار بن جاؤ اسی میں تمہاری بقا ہے۔ احمدی باوجود اس کے کہ مسیح موعود کا پیغام پہنچانے سے اکثر مسلمان ممالک میں ظلموں کا نشانہ بنتے ہیں لیکن وہ اُمت کی ہمدردی کے جذبے کے تحت یہ پیغام پہنچاتے چلے جا رہے ہیں۔ دراصل تو یہ پیغام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ہے تا کہ اُمّت کی اکثریت اُن لوگوں میں شامل ہو جو آخرین کا زمانہ پا کر اُمّت کے مبارک لوگوں میں شامل ہوئے۔

پس جب یہ ہر احمدی کا فرض بھی ہے کہ اس پیغام کو پھیلائے تو پھر جیسا کہ مَیں اکثر کہتا رہتا ہوں کہ ہمیں اپنے جائزے بھی لینے ہوں گے کہ ہم جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں ہم میں سے کتنے ہیں جو چوبیس گھنٹے میں ایک مرتبہ یا ہفتے میں ایک مرتبہ یا مہینے میں ایک مرتبہ اس بات پر گہرا غور کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اگر ہم اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف منسوب سمجھتے ہیں تو پھر منسوب ہوتے ہوئے ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں؟ ان پر کبھی غور کیا کہ ہماری عبادتوں کے معیار کیا ہونے چاہئیں؟ ہمارے اخلاق کے معیار کیا ہونے چاہئیں؟ ہم جو یہ دعویٰ کرتے ہیں اور فخر سے بتاتے ہیں کہ ہمارے اندر خلافت علیٰ منہاجِ نبوت قائم ہے تو اُس کی مدد کرنے کے لئے ہم کیا کردار ادا کر رہے ہیں؟ پس یہ سوچنے کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رحم نے تو جوش مارا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام جیسے عظیم انسان اور آنحضرتؐ کے عاشقِ صادق کو ہماری اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائی ہے کہ ہم اُس کی بیعت کر لیں۔ لیکن کیا اس عظیم انسان کی بیعت کر لینا ہی کافی ہے۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ بھی پہلے زمانے کی طرح بہتر اور مبارک ہے تو آپ کی اس سے مراد یہ تھی کہ مسیح محمدی کے ماننے والے اُس عظیم انقلاب کے لانے کا باعث بنیں گے جس کے لانے کے لئے مسیح موعود کو بھیجا گیا ہے۔ وہ اس تغیر کو زمانے میں لانے میں حصہ دار بنیں گے جس تغیر کے لانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مبعوث فرمایا گیا تھا۔ وہ جنت دنیا میں پیدا کرنے کا ذریعہ بنیں گے جو آئندہ کی زندگی کی جنت کا وارث بنانے میں بھی مددگار ہوگی۔ پس آج ہر احمدی کا کام ہے کہ وہ انقلاب لانے میں اپنا کردار ادا کرے۔ زمانے میں ایک عظیم تغیر لانے میں اپنا کردار ادا کرے۔ دنیا کو جنت بنانے میں اپنا کردار ادا کرے۔ اور اس کے لئے ہمیں قرآنِ کریم کی طرف رجوع کرتے ہوئے اُس کے احکامات پر غور کرنا ہوگا اور جب ہم اپنی زندگیوں کو اُس طرح ڈھال لیں گے جس سے انقلاب پیدا ہوتے ہیں، جس سے تغیر پیدا ہوتے ہیں، جس سے دنیا بھی جنت بن جاتی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ دنیا ہمارے پیچھے آئے گی اور ضرور آئے گی۔ آج ہم کمزور ہیں، بظاہر دنیا کی نظر میں ہماری کوئی حیثیت نہیں، ہر جگہ ہم ظلموں کا نشانہ بن رہے ہیں لیکن جب ہم اپنی بیعت کی حقیقت کو جانتے ہوئے ایک نئے عزم کے ساتھ اُٹھیں گے تو اگر ان لوگوں کو توفیق نہ ملی تو ان کی نسلیں ضرور ایک دن مسیحِ محمدی کے غلاموں میں شامل ہونا اپنا فخر سمجھیں گی۔ پس اپنے قول و فعل کو اپنی بیعت کا حق دار بنانے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ ان مغربی ممالک میں دنیا کی رنگینیوں میں غائب نہ ہو جائیں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اجتماعات اور جلسے آپ کی زندگیوں پر اثر ڈالتے ہیں تو اس اثر کو عارضی نہ رہنے دیں بلکہ انہیں زندگیوں کا حصہ بنائیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایسے لوگ ہیں جو اس حقیقت کو سمجھتے ہیں، اپنے نفس کی قربانیاں بھی کرتے ہیں اور اس کی روح کو سمجھ کر کرتے ہیں۔ یہ لوگ نوجوانوں میں بھی ہیں، مَردوں میں بھی ہیں، عورتوں میں بھی ہیں۔ پہلے مجھے واقفینِ نَو نوجوانوں کی یہ فکر ہوتی تھی کہ اُن کو پتہ ہی نہیں تھا کہ وقفِ نَو کیا چیز ہے؟ جوان ہو گئے ہیں لیکن سمجھتے تھے کہ جو واقفینِ نَو جامعہ میں چلے گئے وہی جماعت کا کام کرنے والے ہیں۔ باقی کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے کام شروع کر دیئے اور مرکز کو پتہ ہی نہیں ہوتا تھا کہ کہاں گیا واقفِ نَو؟ سمجھتے تھے کہ وقفِ نو کا نام ہمیں مل گیا بس یہ کافی ہے۔ لیکن اب یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے جو سٹوڈنٹ ہیں، اُن سے بھی پوچھو تو یہی بتاتے ہیں کہ ہم یہ تعلیم آپ سے پوچھ کر، مرکز سے پوچھ کر حاصل کر رہے ہیں اور ختم کرنے کے بعد مکمل طور پر جماعت کی خدمت کے لئے حاضر ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ پس یہ روح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے۔ اس ماحول میں رہتے ہوئے اپنے آپ کو غلط کاموں سے، غلط باتوں سے پاک رکھنے کی کوشش کریں اور یہ لوگ پاک رکھنے کی کوشش کرتے بھی ہیں۔

مالی قربانی کا سوال ہے تو کل ہی ایک خاتون ایک ڈھیر سونے کے زیورات کا مجھے دے گئیں کہ مَیں نے جماعت کو دینے کا عہد کیا ہوا تھا اب یہ مجھ پر حرام ہے۔ باوجود میرے کہنے کے کہ اپنے لئے کچھ رکھ لو یہی کہا کہ جو عہد مَیں نے اپنے خدا سے کیا ہے اس کو پورا کرنے سے مجھے نہ روکیں۔ پس یہ انقلاب ہی تو ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی جماعت کے افراد میں پیدا کیا ہے۔ یہ لوگ عبادت کرنے میں بھی خشوع و خضوع دکھانے والے ہیں۔ شریعت کے دوسرے احکام میں بھی عمل کرنے والے ہیں۔ چاہے وہ کاروباری معاملات ہوں یا گھریلو معاملات تا کہ گھر بھی اور معاشرہ بھی جنت نظیر بن جائے۔ اس زمانے میں جب ہر طرف دنیاداری اور نفسانفسی کا غلبہ ہے، نیکیوں کا جاری کرنا اور اُنہیں جاری رکھنا اور پھر اللہ تعالیٰ سے استقامت کی دعا مانگنا، یہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث بنتا ہے اور جیسا کہ میں نے کہا، ایسے لوگ تو ہیں لیکن ایسے لوگوں کی بھی بہت بڑی اکثریت ہونی چاہئے تا کہ ہمارا پورا ماحول اور ہمارا معاشرہ اس دنیا میں بھی اور آئندہ دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی جنتوں کا وارث بن رہا ہے۔ اور مسیح موعود کے زمانے کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے ویسے بھی فرمایا ہے کہ اُس زمانے میں جنت قریب کر دی جائے گی۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِذَاالْجَنَّۃُ اُزْلِفَتْ (التکویر:14) اور جب جنت کو قریب کر دیا جائے گا۔ پس خوش قسمت ہیں وہ جو مسیح موعود کی بیعت میں آ کر اس قریب کی ہوئی جنت سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں اور فکر کا مقام ہے اُن لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے اس انعام سے بھرپور فائدہ نہیں اُٹھا رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ صرف ایک قسم کی نیکی کرنے سے تم اللہ تعالیٰ کی مکمل رضا کے حقدار بن جاؤ گے بلکہ تمام نیکیوں کو بجا لانے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر تم پر پڑے۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر حاصل کرنے کے لئے اپنے تمام اعمال پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جو جنت ہمارے قریب کر دی گئی ہے اُسے پکڑ سکیں۔ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے جس نے ہمیں تقویٰ پر چلنے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی طرف بے انتہا توجہ دلائی ہے۔ ہماری رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ تم ولی اور پیر بنو نہ کہ ولی پرست اور پیر پرست۔ آجکل کے پیروں نے تو دین کو استہزاء کا نشانہ بنایا ہوا ہے۔ اب دیکھ لیں یہ بہت بڑی بات ہے کہ آپ ہم سے خواہش رکھتے ہیں کہ ولی اور پیر بنو۔ خود ہر ایک اپنی ذات

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

میں ولی اور پیر ہو۔لیکن آجکل کے پیروں کی طرح نہیں جنہوں نے اسلام کو استہزاء کا نشانہ بنا لیا ہوا ہے۔ آجکل کے پیر تو لوگوں کو غلط راستے پر ڈال کر جنت کا لالچ دے کر دوزخ کی طرف رہنمائی کر رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ اُن کی ایک بہن کسی پیر کی مرید تھی۔ حضرت خلیفہ اول نے اُنہیں کہا کہ تم بھی اب کچھ خوفِ خدا کرو، اب سمجھ جاؤ، اپنی دنیا و عاقبت سنوارو اور احمدی ہو جاؤ۔ تو وہ کہنے لگی کہ مجھے احمدی ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں نے فلاں پیر صاحب کی بیعت کر لی ہے وہ بڑے پہنچے ہوئے پیر صاحب ہیں۔ انہوں نے مجھے کہہ دیا ہے کہ تمہیں کسی قسم کی نیکیاں کرنے کی ضرورت نہیں۔ تم ہماری سچی مریدنی ہو، جو جی میں آئے کرتی رہو، کوئی نیکی بجالانے کی ضرورت نہیں، تمہارے سب گناہ ہم نے اُٹھا لئے ہیں۔ گویا کفّارہ کا نظریہ صرف عیسائیوں میں نہیں ہے ان مسلمان پیروں نے بھی پیدا کیا ہوا ہے تو کیا یہ لوگ خیرِ اُمت کہلانے کے حقدار ہیں؟ بہر حال حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بہن کو کہا کہ دوبارہ اپنے پیر صاحب کے پاس جاؤ تو اُن سے پوچھنا کہ جب قیامت کے دن ایک ایک شخص سے اُس کے عمل کے بارہ میں پوچھا جائے گا اور گناہوں کی وجہ سے جوتیاں پڑنی ہیں تو پھر پیر صاحب کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ آپ نے اپنے مریدوں کے گناہ اُٹھا لئے ہیں آپ کو کتنی جوتیاں پڑیں گی؟ تو بہر حال وہ کہنے لگیں کہ مَیں پیر صاحب سے ضرور پوچھوں گی۔ دوبارہ جب آپ کو ملنے آئیں تو آپ نے فرمایا کہ کیا پیر صاحب سے سوال پوچھا تھا؟ کہنے لگیں مَیں نے پوچھا تھا اور جس بات کو آپ نے بہت بڑا مسئلہ بنا کر پیش کیا تھا، پیر صاحب نے تو اُسے منٹوں میں حل کر دیا۔ آپ نے فرمایا کیسے؟ کہنے لگی میرے سوال پر پیر صاحب کہنے لگے دیکھو جب فرشتے تم سے پوچھیں کہ تم نے فلاں فلاں گناہ کیوں کئے ہیں تو کہہ دینا مجھے تو اس کا کچھ نہیں پتہ۔ یہ پیر صاحب یہاں کھڑے ہیں مجھے تو انہوں نے کہا تھا کہ جو جی میں آئے کرو، تمہیں کوئی نہیں پوچھے گا۔ اب یہ پیر صاحب کھڑے ہیں ان سے پوچھ لیں۔ اس پر وہ تمہیں چھوڑ دیں گے، تمہاری طرف نہیں دیکھیں گے۔ جب تمہاری طرف سے نظریں پھیریں تم دوڑ کر جنت میں داخل ہو جانا۔ پیر صاحب کہتے ہیں باقی رہ گیا میرا معاملہ تو جب فرشتے مجھ سے پوچھیں گے تو مَیں اپنی لال لال آنکھیں نکال کر غصے سے کہوں گا کہ کربلا میں ہمارے نانا حضرت امام حسین نے جو قربانیاں دی تھیں کیا وہ کافی نہیں تھیں کہ آج پھر تم لوگ ہمیں تنگ کر رہے ہو۔ دنیا میں دنیا والوں نے ہمارا جینا حرام کر دیا تھا اور آج یہاں آئے ہیں تو تم بھی وہی طریق اختیار کئے ہوئے ہو اور ہمارے اعمال کے بارے میں پوچھ رہے ہو کہ کئے کہ نہیں کئے۔ تو اس پر فرشتے شرمندہ ہو کر ایک طرف ہٹ جائیں گے اور ہم گردن اکڑاتے ہوئے جنت میں بڑے رعب، دبدبے سے داخل ہو جائیں گے۔ یہ ہے اُس وقت کے پیروں کا حال۔ آجکل کے پیر بھی اس قسم کے ہیں کہ بغیر اعمال کے جنتیں دینے والے ہیں جو حقیقت میں دوزخ کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں۔ خود بھی دوزخ میں گرنے والے ہیں اور اپنے ماننے والوں کو بھی اس طرف لے جانے والے ہیں۔

حقیقت میں جو جنت اس مبارک زمانے میں انسانوں کے قریب کی گئی ہے وہ وہ جنت ہے جس کے راستے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دکھائے ہیں۔ قرآن و حدیث کی خوبصورت وضاحت کر کے، اعمال کے بجالانے کی طرف توجہ دلا کر، لغویات اور بدعات کو ختم کر کے، دنیا کو خدا کے حضور سربسجود ہونے کے طریق بتا کر، یہ راستے ہیں جو جنت میں جانے کے ہیں اور اس طرح جنت قریب کی گئی ہے۔

جہاں تک پیروں کا ذکر ہے یہ صرف اُس زمانے کے پیر نہیں جیسا کہ مَیں نے کہا جو حضرت خلیفہ اوّل نے بیان فرمایا ہے، بلکہ آجکل بھی یہی حال ہے۔ ایک بہت بڑا طبقہ پاکستان میں بھی اور ہندوستان میں بھی بلکہ اکثر مسلمان ممالک میں جاہل لوگوں کا تو ہے ہی، لیکن صرف جاہلوں کا ہی نہیں بلکہ ایسے پڑھے لکھے لوگوں کا بھی ہے جو اپنے آپ کو کم از کم پڑھا لکھا سمجھتے تو ہیں، جن میں ہمارے لیڈر بھی ہیں اور سیاستدان بھی ہیں۔ کئی کا مجھے علم بھی ہے جو نہ نمازیں پڑھیں گے، نہ قرآن پڑھیں گے لیکن پیروں کے مرید ہیں اور اُن کی دعاؤں کو ہی اپنے لئے کافی سمجھتے ہیں۔ اگر جنتیں اس طرح قریب ہونی ہیں اور ملنی ہیں پھر تو قرآنِ کریم کے احکامات کی نعوذ باللہ کوئی ضرورت ہی نہیں ہے۔ قرآنِ کریم کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ پس ہم بڑے خوش قسمت ہیں جنہوں نے زمانے کے امام کو مان کر جنت کی حقیقت کا پتہ لگایا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ادراک حاصل کیا ہے۔ کئی لوگ مجھے دعا کے لئے کہتے ہیں، تو جب پوچھا کہ تم نمازوں میں باقاعدہ ہو؟ تو پتہ چلتا ہے کہ نہیں ہیں۔ تو مَیں تو یہی جواب دیا کرتا ہوں کہ پہلے خود دعا کرو اور اپنی دعا سے میری دعا کی قبولیت میں مددگار بنو اور یہ اس سنت کے مطابق ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے قائم فرمائی ہے۔

ایک مرتبہ ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کے لئے عرض کیا تو آپؐ نے فرمایا مَیں دعا کروں گا لیکن تم بھی اپنی دعاؤں سے میری مدد کرو۔

پس یہ ہے وہ خوبصورت نقشہ جو ایک مسلمان معاشرے کا ہونا چاہئے کہ اپنے اعمال کی اصلاح کرو، اپنے لئے دعائیں کرو اور جس کو دعا کے لئے کہو اُس کی بھی اپنی دعاؤں کے ذریعے سے مدد کرو۔ دعائیں وہی قبولیت کا درجہ پا سکتی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے آپ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق کی جائیں اَور کوئی ذریعہ نہیں ہے اور ان دعاؤں میں بھی دین کی برتری کے لئے دعا کو ترجیح دینی چاہئے۔ جب اس سوچ کے ساتھ زندگی بسر ہو رہی ہو گی اور دعاؤں کی طرف توجہ ہو گی تو پھر وہ عظیم انقلاب بھی پیدا ہو گا جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس عظیم غلام کو دنیا میں بھیجا تھا اور جس کے آنے سے جنت انسان کے قریب کر دی گئی تھی۔ پس ہر احمدی کو اپنی سوچوں کو اس طریق کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے، اپنے عملوں کو اس نہج پر بجالانے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ اقتباسات پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

''مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ دین کے ساتھ دنیا جمع نہیں ہو سکتی۔ ہاں خدمتگار کے طور پر بیشک ہو سکتی ہے۔ لیکن بطور شریک کے ہرگز نہیں ہو سکتی۔ یہ کبھی نہیں سنا گیا کہ جس کا تعلق صافی اللہ تعالیٰ سے ہو وہ ٹکڑے مانگتا پھرے۔ اللہ تعالیٰ تو اس کی اولاد پر بھی رحم کرتا ہے۔ جب یہ حالت ہے تو پھر کیوں ایسی شرطیں لگا کر ضدّیں جمع کرتے ہیں۔ ہماری جماعت میں وہی شریک سمجھنے چاہئیں جو بیعت کے موافق دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہیں۔ جب کوئی شخص اس عہد کی رعایت رکھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف حرکت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو طاقت دے دیتا ہے۔ صحابہ کی حالت کو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ کیسے اللہ تعالیٰ نے ان کو پاک صاف کر دیا۔ حضرت عمر کو دیکھو کہ آخر وہ اسلام میں آ کر کیسے تبدیل ہوئے۔ اسی طرح پر ہمیں کیا خبر ہے کہ ہماری جماعت میں وہ کون سے لوگ ہیں جن کے ایمانی قویٰ ویسے ہی نشوونما پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے۔ اگر ایسے لوگ نہ ہوں جن کے قویٰ نشوونما پا کر ایک جماعت قائم کرنے والے ہوں تو پھر سلسلہ چل کیسے سکتا ہے۔ مگر یہ خوب یاد رکھو کہ جس جماعت کا قدم خدا کے لیے نہیں اس سے کیا فائدہ؟ خدا کے لیے قدم رکھنا امر سہل بھی ہے جبکہ خدا تعالیٰ اس پر راضی ہو جاوے اور روح القدس سے اس کی تائید کرے۔ یہ باتیں پیدا نہیں ہوتی ہیں۔ جبتک اپنے نفس کی قربانی نہ کرے اور نہ اس پر عمل ہو۔ فرمایا وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ـ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى اور وہ جو اپنے ربّ کے مرتبے سے خائف ہوا اور اُس نے اپنے نفس کو ہوس سے روکا تو یقیناً جنت ہی اُس کا ٹھکانہ ہو گی''۔ فرمایا: ''اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہشتی زندگی اسی دنیا سے شروع ہو جاتی ہے اگر ہوائے نفس کو روک دیں۔ فرمایا کہ صوفیوں نے جو فنا وغیرہ الفاظ سے جس مقام کو تعبیر کیا ہے وہ یہی ہے کہ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى کہ اپنے نفس کو ہوس سے روکو، اس کے نیچے ہو''۔

پھر فرماتے ہیں: ''مَیں یہ سب باتیں بار بار اس لیے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گُم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی، اُسے دوبارہ قائم کرے۔ عام طور پر تکبر دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ علماء اپنے علم کی شیخی اور تکبر میں گرفتار ہیں۔ فقراء کو دیکھو تو ان کی بھی حالت اَور ہی قسم کی ہو رہی ہے۔ اُن کو اصلاح نفس سے کوئی کام ہی نہیں رہا۔ اُن کی غرض و غایت صرف جسم تک محدود ہے۔ اس لیے اُن کے مجاہدے اور ریاضتیں بھی کچھ اَور ہی قسم کے ہیں جیسے ذکرِ ارّہ وغیرہ۔ جن کا چشمۂ نبوت سے پتہ نہیں چلتا''۔ ایسی ایسی ریاضتیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہوتیں، پتہ نہیں چلتا۔ فرمایا ''مَیں دیکھتا ہوں کہ دل کو پاک کرنے کی طرف ان کی توجہ ہی نہیں۔ صرف جسم ہی جسم باقی رہا ہوا ہے جس میں روحانیت کا کوئی نام و نشان نہیں۔ یہ مجاہدے دل کو پاک نہیں کر سکتے اور نہ کوئی حقیقی نور معرفت کا بخش سکتے ہیں۔ پس یہ زمانہ بالکل خالی ہے۔ نبوی طریق جیسا کہ کرنے کا تھا وہ بالکل ترک کر دیا گیا ہے اور اس کو بھلا دیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ عہدِ نبوت پھر آ جاوے اور تقویٰ اور طہارت پھر قائم ہو اور اس کو اُس نے اِس جماعت کے ذریعہ چاہا ہے''۔ فرمایا ''پس فرض ہے کہ حقیقی اصلاح کی طرف تم توجہ کرو اسی طرح پر جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصلاح کا طریق بتایا ہے''۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آنے والے اُس انقلاب اور تغیر کا حصہ بن سکیں جو آپ کے ذریعہ مقدر ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
1954 NASIR ناصر 2011
دنیائے طب کی خدمات کے 57 سال
ہمدردانہ مشورہ ★ کامیاب علاج
حکیم میاں محمد رفیع ناصر

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرضِ اٹھراء کا علاج اور اولادِ نرینہ کیلئے
مطب ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ ۔ پاکستان
رابطہ برائے مشورہ (بروز اتوار)
+92-332-7051909, Fax: +92-47-6213966
3 بجے سے 4 بجے تک (لندن وقت کے مطابق)

جماعت احمدیہ جمیکا (Jamaica) کے
پہلے جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد
پہلی احمدیہ مسجد ''مسجد مہدی'' کا بابرکت افتتاح

(رپورٹ: سید عبدالہادی ۔ کینیڈا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جمیکا کا پہلا جلسہ سالانہ مورخہ 8 جولائی بروز جمعۃ المبارک پوری شان وشوکت کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی پہلی مسجد ''مسجد مہدی'' کا افتتاح بھی عمل میں آیا۔ اور مکرم مولانا عبدالوہاب آدم صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ گھانا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نمائندگی کرتے ہوئے مسجد مہدی میں پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی۔

اس مسجد کا مکمل ڈیزائن International Association of Ahmadi Architects and Engineers کی کینیڈین برانچ نے تیار کیا ہے۔ اس مسجد کے ہال میں 200 افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ آفس، لائبریری، کچن، اور واش رومز بھی شامل ہیں۔ ضرورت پڑنے پر مسجد سے متصل اتنا ہی بڑا ایک اور ہال بنانے کی جگہ ہے۔

جمیکا کا پہلا جلسہ سالانہ

اس بابرکت موقع پر جماعت احمدیہ جمیکا کا پہلا جلسہ سالانہ بھی منعقد کیا گیا۔ جلسہ سالانہ دوپہر چار بجے سے شام ساڑھے چھ بجے تک ہوا۔

جلسہ کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت اور ترجمہ سے ہوا جس کے بعد نظم پیش کی گئی۔ اس جلسہ میں مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے افتتاحی تقریر کی۔ اس کے بعد مولانا مبارک احمد نذیر صاحب، مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے تقریر کی۔ آخر میں مکرم مولانا عبدالوہاب آدم صاحب نے اختتامی تقریر کی اور دعا کروائی۔

اس پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر کل حاضری 86 تھی، جس میں کینیڈا سے آئے ہوئے 15 احباب و خواتین تھے۔

مسجد مہدی جمیکا کا رسمی افتتاح

مسجد مہدی کا رسمی افتتاح 10/ جولائی 2011ء کو ہوا۔ افتتاح کے موقع پر جمیکا کے بہت سے معززین کو دعوت نامے بھیجے گئے۔ چنانچہ St.Catherine کے میئر اور دیگر سرکاری افسران شامل ہوئے۔

مسجد مہدی جمیکا کا ایک خوبصورت منظر

10 جولائی 2011ء کو تاریخی دن تھا۔ سب سے پہلے جمیکا میں جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں (مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ) کا قیام کیا گیا۔

نماز ظہر اور ظہرانے کے بعد مسجد مہدی کی افتتاحی تقریب تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ سے شروع ہوئی۔ اس کی بعد ایک نظم پڑھی گئی جس کے بعد کینیڈا سے آئے ہوئے بعض احباب نے تقاریر کیں۔ اس کے بعد بعض سرکاری افسران نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور سب سے آخر میں مکرم مولانا عبدالوہاب آدم صاحب، امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ گھانا نے تقریر کی اور دعا کروائی۔

کینیڈین میڈیا

مکرم فضل معین صدیقی صاحب، راول ٹی وی کینیڈا (Rawal TV Canada) اپنی ٹیم کے ساتھ وہاں گئے اور مسجد مہدی اور پہلے جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جمیکا کی راول ٹی وی کینیڈا نے بھرپور کوریج کی۔

اس کے ساتھ ہی جماعت کو ایک TV پروگرام Real Hard Talk پر Interview دینے کا موقعہ ملا۔ یہ جمیکا کا ایک خاص معروف پروگرام ہے۔ اس میں مکرم مولانا عبدالوہاب آدم صاحب، مکرم مولانا ادریس احمد صاحب، مشنری جمیکا اور 3 مقامی دوست شامل ہوئے۔ اس پروگرام میں بہت سے سوال و جواب ہوئے اور اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کرنے کا موقع ملا۔

قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ مسجد مہدی اور جماعت احمدیہ جمیکا کو Region Caribbean میں احمدیت، حقیقی اسلام، کا خوبصورت پیغام پہنچانے کا کامیاب ذریعہ بنائے۔ آمین۔

۞۞۞۞۞۞

جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ فرمان حضرت مسیح موعودؑ

وانڈز ورتھ ٹاؤن ہال میں مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم اور قرآنی تعلیمات پر مبنی خوبصورت قطعات کی نمائش۔ قرآن مجید کے متعلق سوال و جواب کی ایک دلچسپ مجلس کا انعقاد۔ بڑی تعداد میں غیر مسلموں نے نمائش دیکھی اور قرآن مجید سے متعلق غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے جماعتی کوششوں کو سراہا۔

(رپورٹ: شکیل احمد بٹ۔ لندن)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں مجلس انصار اللہ UK کو اللہ تعالیٰ کے فضل اور نصرت سے اس بات کی توفیق ملی کہ قرآن کریم کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم کو لوگوں تک پہنچائے۔ اس غرض کے لئے مورخہ 17/ مئی 2011ء بروز منگل لندن Wandsworth Town Hall میں قرآن کریم کی نمائش کا اہتمام کیا گیا جس میں جماعت احمدیہ کے تحت کئے گئے قرآن کریم کے تراجم خوبصورت شیشے کی الماریوں میں رکھے گئے۔ اس موقع پر نابینا افراد کے لئے انگریزی ترجمہ قرآن بھی شامل کیا گیا۔ قرآن کریم سے منتخب آیات معہ تراجم بڑے بڑے پوسٹر بنا کر آویزاں کئے گئے۔ بعض نایاب پوسٹر بھی نمائش کا حصہ بنے جس پر قرآن کریم میں مختلف چیزوں کو خوبصورت آرٹ کے ذریعہ پیش کیا گیا تھا جیسے پھل، شہد اور دودھ وغیرہ کے متعلق آیات۔

افتتاحی تقریب میں مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ، مکرم امام عطاء المجیب صاحب راشد، وانڈز ورتھ کونسل کے میئر، ڈپٹی میئر اور کونسل لیڈر کے علاوہ ایک کونسلر، لوکل اخبار گارڈین کے نمائندہ، دو اسکولوں کے طلباء و اساتذہ اور غیر از جماعت کُل 108 مہمان اور جماعت کے بھی تقریباً 150 احباب و خواتین موجود تھے۔ صبح آٹھ بجے سے ہال ملنے پر کارکنان مکرم صدر صاحب مجلس کی ہدایت کے مطابق مختلف تیاری کے کاموں میں مصروف عمل ہو گئے۔ گیارہ بجے سے ہی مہمانوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس اجلاس میں کونسل لیڈر Mr.Ravi Govinder اور میئر وانڈز ورتھ Connolly P iers اور مکرم امام عطاء المجیب صاحب راشد نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے قرآنِ کریم کی عظمت اور اہمیت بیان کی۔ مکرم منصور شاہ صاحب نے لوگوں کو خوش آمدید کہا اور دعا کے ساتھ یہ تقریب مکمل ہوئی۔ کونسل لیڈر اور میئر نے اپنے خطاب میں جماعتی سطح پر لوکل سوسائٹی کے لئے کوششوں اور قرآنِ کریم سے متعلق اس نمائش کے انعقاد پر شکریہ کا اظہار کیا اور جماعتی کوششوں کو سراہا۔ مکرم امام عطاء المجیب صاحب راشد نے بعض لوگوں کی طرف سے قرآنِ کریم کو جلانے سے متعلق غلط خیالات کی نفی کی اور نہایت اختصار سے قرآنِ کریم کی تعلیمات کو مؤثر طریق پر بیان کیا۔

قرآنِ کریم کے 39 مختلف زبانوں پر مشتمل تراجم اور 50 مختلف عناوین پر مشتمل 110 پوسٹر جو یوکے جماعت سے حاصل کئے گئے تھے اس کے علاوہ تقریباً 50 پوسٹرز جو قرآن کیلی گرافی اور قرآن کریم میں بیان شدہ پھلوں پر مشتمل آیات کریمہ جو کہ ایک احمدی خاتون نے تیار کئے تھے نمائش میں شامل کئے گئے۔ اسی طرح 4 پاور پوائنٹ ویڈیو سلائڈز بڑی سکرینوں پر دکھائی جاتی رہیں۔ جماعتی کُتب کا ایک سٹال بھی لگایا گیا تھا۔ میئر وانڈز ورتھ کو انگلش ترجمہ والا قرآن کریم اور اسلامی اصول کی فلاسفی بطور تحفہ پیش کی گئی۔ ساڑھے تین بجے کارکنان و جماعت کے دوستوں نے نماز ظہر و عصر با جماعت ادا کی۔ شام پونے چھ بجے مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں محترم امام صاحب نے مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اختتامی تقریب میں مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ UK نے حاضرین سے خطاب کیا۔ پونے آٹھ بجے یہ پروگرام دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

پروگرام کی تشہیر اور مہمانوں کو مدعو کرنے کی غرض سے اس نمائش کا اشتہار لوکل اخبار گارڈین اور اس کی ویب سائٹ پر ڈالا گیا تھا۔ اس کے علاوہ پٹنی، ساؤتھ فیلڈ سٹیشن، وانڈز ورتھ ٹاؤن اور ساؤتھ تھیمز کالج میں اسٹالز لگا کر تقریباً 6000 ہزار اشتہارات تقسیم کئے گئے تھے۔ لجنہ اماء اللہ یوکے نے بھرپور تعاون کیا۔ 40 اسکولوں کو شامل ہونے کی دعوت دی گئی تھی۔ لوکل کونسل اسٹاف کو بھی مختلف ذرائع سے مطلع کیا گیا۔ مکرم امیر صاحب لندن ریجن نے بھی بھرپور تعاون کیا تقریباً 4000 غیر از جماعت لوگوں کو ای میل کے ذریعہ آگاہ کرتے ہوئے دعوت دی گئی تھی۔ نمائش والے دن بھی اشتہارات دینے کا سلسلہ جاری رکھا گیا اور باہر فٹ پاتھ پر ایک تبلیغی سٹال لگا کر لوگوں کی توجہ کو مبذول کروایا گیا۔ لوگ سارا دن آ کر نمائش دیکھتے رہے جن میں بہت سارے کونسلر اور لوکل پولیس کے بہت سارے افسران بھی شامل ہوئے جماعت کے تقریباً 500 افراد کے علاوہ 5 اسکولوں کے 209 طلباء اور 25 اساتذہ شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ غیر از جماعت مہمانوں کی تعداد 167 رہی۔ کل 401 غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔ دو عرب مہمان ایسے بھی شامل تھے جو نمائش سے جانے کے بعد دوبارہ واپس آئے اور شام کو مکرم عبادہ صاحب کے ساتھ تفصیلی گفتگو کی اور مزید رابطہ کے لئے اپنا فون نمبران کو نوٹ کروایا۔ مہمانوں نے قرآن کریم کی تعلیمات پر مشتمل پوسٹر، سلائڈ شو اور جماعت کی طرف سے قرآن کریم کے مختلف زبانوں پر مشتمل تراجم دیکھ کر اسے سراہا۔ تقریباً 40 مہمانوں نے رجسٹر پر اپنے تاثرات قلمبند کئے۔ سارا دن چائے اور ریفریشمنٹ کے علاوہ دوپہر اور رات کے لئے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا جس میں آنے والے تمام مہمان شامل ہوتے رہے۔ لجنہ اماء اللہ یوکے نے بڑی محنت سے اسکولوں کے طلباء کے لئے سلائڈ شو اور قرآنی کیلی گرافی، قرآن کریم پر مشتمل سٹوری ورکشاپ، مختلف مساجد سے متعلق کلرنگ ورکشاپ، جائے نماز، ٹوپیاں اور دوپٹہ وغیرہ دکھانے کے لئے پروگرام تیار کئے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام کارکنان کو جزائے خیر سے نوازے اور ان کی کوششوں کو قبول فرمائے جنہوں نے اس نمائش کو کامیاب بنانے کے لئے محنت کی نیز اس پروگرام کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

۞۞۞۞۞۞

بقیہ رپورٹ: دورہ جرمنی از صفحہ نمبر 16

مشکلات سے نکالتا ہے، آفات سے اسے بچاتا ہے اور ایسے قرب پانے والے لوگ ہی ہیں جن کے خلاف دنیا والے ہزار کوشش کر لیں ان کو ان کے مقاصد کے حصول سے نہیں روک سکتے۔ پس جماعت احمدیہ کی ترقی ایسے ذکر کرنے والوں سے ہی خدا تعالیٰ نے وابستہ فرمائی ہے۔ یہی ذکر ہر فرد جماعت کی دنیا و آخرت سنوارنے والا اور اسے حقیقی شکر گزار بنائے گا۔ اسی لئے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ذکر کے مضمون کے ساتھ ہی شکر کا مضمون بھی جاری فرما دیا ہے۔ فرمایا کہ اگر حقیقی تقویٰ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ صحیح استعمال نہیں تو یہ کفرانِ نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناشکری ہے۔ حضورِ انور نے جلسہ جرمنی کے حوالہ سے آئندہ مزید بہتری پیدا کرنے کی غرض سے بعض خامیوں، کمیوں اور کمزوریوں کا بھی ذکر فرمایا اور فرمایا کہ لوگوں کی طرف سے بتائی گئی جلسہ کے بارے میں خامیوں کو جلسے کی لال کتاب میں درج کریں اور ان کی بہتری کے بارے میں جلسہ سالانہ کی کمیٹی غور کرے۔

حضورِ انور نے خواتین کا خاموشی اور تحمل سے جلسہ کی کارروائی سننے پر لجنہ جرمنی کی تعریف کی۔ فرمایا کہ جرمنی اور بیرون ممالک سے جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانوں نے جلسہ سے عمومی طور پر اچھا تاثر لیا، ہمارے انتظامات کو سراہا۔ پس یہ جلسے بھی ہماری دعوت الی اللہ کا ذریعہ بنتے ہیں۔

حضور انور نے بعض غیر مذاہب والوں کے جلسہ کے بارے میں نیک تاثرات بیان فرمائے۔ حضورِ انور نے وائنڈ اپ کے کام اور ایم ٹی اے جرمنی کی عمدہ کاوشوں کو سراہا۔ حضورِ انور نے جماعت جرمنی کے پڑھے لکھے لوگوں، سرکاری انتظامیہ اور سیاستدانوں سے روابط بڑھانے پر جماعت جرمنی کی تعریف کی۔ لیف لیٹس کے ذریعہ جماعت کا پیغام پہنچانے کو خوب سراہا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ہمبرگ کے کونسل ہال میں ایک سیاسی جماعت گرین پارٹی نے ایک فنکشن بھی ترتیب دیا جس میں اسلام کی حقیقی تعلیم بیان کرنے کا مجھے موقع ملا۔ پس اب جماعت جرمنی کا کام ہے کہ دعوت الی اللہ کی کاوشوں کو مزید تیز کریں۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کے بعد تین بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ جمعہ کے ساتھ نمازِ عصر جمع کر کے پڑھائی۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

بعض مہمانوں سے ملاقات

سہ پہر پانچ بجکر بیس منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں برلن کے لوکل چرچز کے انچارج Mr. Werner Kratschel اور لوکل چرچ کی ایک پادری خاتون Mrs. Misselwitz اور ایک ہندوازم کی سکالر خاتون Mrs. Wobe اور ایک مہمان Mr. Alois Schitdt نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

مسٹر Kratschel ایک عیسائی سکالر اور پانکو برلن کے تمام چرچوں کے سپرنٹنڈنٹ یعنی انچارج ہیں ان کے والد بھی 1910ء میں اس علاقہ کے ایک چرچ کے پادری اور بہت بڑے سکالر تھے۔ مسز Misselwitz 'پانکو' یعنی برلن کا وہ حصہ جہاں خدیجہ مسجد واقع ہے، کے سب سے بڑے تاریخی چرچ کی چیف پادری خاتون ہیں۔ مسز wobe مذہبی سکالر ہیں اور ان کی ریسرچ اور دلچسپی ہندو مذہب کے ساتھ ہے اور وہ مختلف سکولوں اور کالجوں اور فنکشنز میں لیکچر دیتی ہیں۔ مسٹر AloisSchitdt چالیس سال افریقہ میں اسلام اور عیسائیت ڈائیلاگ کی تنظیم کے سربراہ رہے ہیں اور افریقہ میں جماعت احمدیہ اور اس کی سرگرمیوں سے واقف ہیں اور اب برلن میں افریقہ سینٹر کے انچارج ہیں اور کیتھولک چرچ میں ہفتہ میں ایک دفعہ تفسیر القرآن کی تعلیم دیتے ہیں۔ یہ سب افراد کثرت سے خدیجہ مسجد آتے ہیں اور جماعت کے انٹر ریلیجس ڈائیلاگ اور فنکشنوں میں شرکت کرتے رہے ہیں اور مسجد کی تعمیر کے دوران انہوں نے مسجد کی اور احمدیت کی کھل کر حمایت کی تھی۔

ابتدائی تعارف کے بعد حضورِ انور نے مسٹر Kratschel سے دریافت فرمایا کہ جنگ عظیم دوم کے وقت آپ کہاں تھے۔ مسٹر Kratschel نے بتایا کہ میرے والد اسی علاقہ یعنی Pankour Heinersdorg میں 1910ء سے مقیم تھے اور اس علاقہ کے لاٹ پادری تھے۔ جنگِ عظیم میں ہم اسی جگہ تھے اور جب بمباری ہوتی (اس وقت میں بچہ تھا) تو ہم تہ خانہ میں چلے جاتے۔ موصوف نے بتایا کہ میرا ایک انگریز دوست جو تاریخ دان ہے وہ لندن میں بالکل حضورِ انور کے ہمسائے میں رہتا ہے اور حضور کو جانتا ہے۔ اس نے مزید کہا کہ اب تک تو مَیں نے انٹرنیٹ میں حضور کی تصویر دیکھی تھی۔ آج مجھے بے حد فخر ہے کہ میں حضور کو سامنے موجود دیکھ رہا ہوں بلکہ میری تو اصل میں خلیفہ سے ملاقات ہی آج ہوئی ہے جس کی مجھے بے حد خوشی ہے۔ برلن کے مبلغ سلسلہ عبد الباسط طارق صاحب نے بتایا کہ مسز Misselwitz پادری خاتون نے انہیں احمدیت پر لیکچر کے لئے چرچ میں دعوت دی اور اس دن چارصد سے زائد جرمن چرچ میں آئے اور 160 سوالات کئے گئے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مختلف عقائد کے لوگوں کو مل کر بیٹھنا چاہئے اور انٹر ریلیجس ڈائیلاگ سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اس پر مسز Misselwitz نے کہا کہ مسلمان اب ہماری جرمن سوسائٹی کا حصہ ہیں۔ مسز Wobe نے حضورِ انور سے کہا کہ اس علاقہ میں رہنے والے جرمن غیر ملکیوں سے واقف نہ تھے۔ اسلئے جب مسجد کی تعمیر کا معاملہ ہوا تو وہ مخالف ہو گئے۔

خاتون پادری نے مزید کہا کہ وہ بہت خوش ہے کہ مسجد برلن اس کے علاقہ میں بنائی گئی ہے۔ اس نے کہا کہ اگرچہ شروع میں بعض مقامی لوگوں کو مسجد کے بنانے پر تشویش تھی، جس کی وجہ یہ تھی کہ صرف چند مسلمان اس علاقے میں رہائش پذیر تھے۔ اس نے تسلیم کیا کہ شروع میں احمدیہ جماعت کے خلاف نسل پرستی اور نفرت کی فضا تھی۔ ہندوازم کی سکالر نے کہا کہ مقامی لوگوں کا غیر ملکیوں سے واسطہ نہیں پڑا تھا، اس وجہ سے بھی ڈر تھا کہ مسجد بن گئی تو نہ جانے کیا ہوگا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں جب پہلی دفعہ یہاں سنگِ بنیاد رکھنے آیا تھا تو یہاں بہت سے مظاہرین تھے، وہ ہمارے خلاف نعرہ بازی کر رہے تھے، لیکن جب میں اس کے افتتاح کیلئے آیا تو پھر یہ معدودے چند ہی تھے اور اب جب مَیں یہاں پھر آیا ہوں تو کوئی بھی نہیں ہے۔

Kratschel صاحب نے کہا کہ بہت سے مقامی لوگوں نے 9/11 کے واقعہ کو یہ کہہ کر اچھالا ہے کہ اگر یہاں مسجد بنانے دی گئی تو پھر 9/11 کی طرح کا واقعہ رونما ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی ملاقات ایک باعزت خاتون سے ہوئی جو لیڈی ڈاکٹر ہے، اور میں یہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ اس کے ہاتھ میں ایک playcard تھا جس پر لکھا ہوا تھا کہ 'کوئی مسجد نہیں'۔ انہوں نے کہا کہ باوجود ان مظاہروں کے ایک مضبوط دوستی بھی تھی، اور وہ خدیجہ مسجد اور مقامی چرچ میں تھی اور ہم نے مسجد کی تعمیر کا بھرپور ساتھ دیا۔

خاتون پادری نے کہا کہ گزشتہ ہفتہ کو احمدی خواتین نے ان کے چرچ میں میٹنگ کی جو بڑی کامیاب رہی۔ اس نے کہا کہ احمدی خواتین نے بڑے اچھے انداز میں قرآن کے مطابق احمدی خواتین کے کردار کے متعلق بات چیت کی۔ اور ہم نے احمدی عورتوں سے اسلام کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا ہے۔

اس پر حضورِ انور نے فرمایا کہ اسلام نے عورتوں کے بہت سے حقوق قائم کئے ہیں اور ان حقوق کی حفاظت کر کے عورت کی عزت اور حفاظت کا انتظام کیا گیا ہے۔ عورتیں مردوں سے پیچھے نہیں ہیں۔ یہ خدیجہ مسجد عورتوں نے اپنے چندے سے بنائی ہے لیکن اسے مرد بھی استعمال کر رہے ہیں۔ کل بھی ایک شخص ملنے آیا تھا۔ میں نے اسے بتایا کہ اس مسجد کے خرچ کا اکثر حصہ خواتین نے ادا کیا ہے۔

مسٹر Kratschel نے کہا کہ ہم نے یہاں ایک نئی تنظیم بنائی ہے جس کا نام ہے Heinersdrf offne dich (اے گاؤں کے رہنے والو! اپنے دلوں کو دوسروں کیلئے کھولو)۔ اس تنظیم نے اس علاقہ میں ایک میڈیکل ہال فروخت کر کے اس میں اپنا دفتر کھولا ہے اور باہمی رواداری کی بنیاد رکھ دی ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ مشرقی جرمنی کا علاقہ جو کمیونزم کے تحت تھا اس میں کتنے فیصد لوگ عیسائی تھے۔ اس پر مسٹر Kratschel نے بتایا کہ 20 فیصد لوگ کھل کر اپنی عیسائیت کا اظہار کرتے اور چرچوں میں جاتے تھے جبکہ ایک بڑی تعداد خوف کی وجہ سے اپنے مذہب کا اظہار نہ کر پاتی تھی۔

مسز Wobe نے حضورِ انور سے مخاطب ہو کر کہا کہ مشرق کی نسبت مغربی جرمنی کے لوگ زیادہ روادار اور کھلے دل کے ہیں جبکہ مشرقی جرمنی میں لوگ تنگدل اور متعصب ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ پچھلے 21 سال سے جب سے کہ دیوار برلن گری ہے جرمن نوجوان نسل کا مذہب کی طرف رجحان یا دلچسپی کس حد تک ہے۔ اس پر پادری خاتون مسز Misselwitz نے بتایا کہ پچھلے چھ ماہ میں ہر شام میں نوجوانوں کو چرچ میں بلا کر عیسائیت کی تعلیم دیتی ہوں۔ قریباً پندرہ نوجوان آتے ہیں جن کو آخر میں بپتسمہ دیا جاتا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مسز Wobe نے سوال کیا کہ جب آپ نے لندن میں مسجد 'بیت الفتوح' تعمیر کی تو کیا وہاں مخالفت ہوئی تھی۔

اس پر حضورِ انور نے فرمایا کہ یو۔ کے میں جب ہماری مسجد بیت الفتوح کا افتتاح 2003ء میں ہوا تو اس وقت کچھ لوگوں نے مظاہرہ کیا۔ تاہم مقامی انتظامیہ اور کونسل نے ہماری بہت مدد کی۔ مسجد کی تکمیل کے بعد بھی بعض مشکلات پیش آئیں لیکن احمدیوں کی کوششوں سے مسجد اب سوسائٹی کا حصہ بن چکی ہے۔ ہم اپنے ہال کچھ گروپوں کو عبادت کیلئے بھی دیتے ہیں اور اسی طرح بعض دوسرے پروگراموں کیلئے بھی دیتے ہیں۔ ہماری مسجد یورپ کی سب سے بڑی مسجد ہے جس کا دنیا کی پچاس خوبصورت اور عظیم عمارتوں میں شمار کیا گیا ہے۔

حضورِ انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ پاکستان میں عام آدمی مذہبی آدمیوں اور مُلّاں کے زیرِ اثر ہے۔ لوکل اماموں کے پاس مسجد ایک پلیٹ فارم ہے، جسے وہ غیر شائستگی پھیلانے کیلئے استعمال کرتے ہیں اور عوام کو احمدیوں کے خلاف بھڑکاتے ہیں جس سے پاکستان میں احمدیوں کو بہت مشکلات ہیں۔ وہاں ملکی قوانین ہمارے خلاف امتیازی سلوک پر مبنی ہیں، اور ہمیں مسلمان کہلانے کی اجازت نہیں دیتے، اس طرح ہم اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے اور نہ ہی کسی کو سلام کر سکتے ہیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہمیں جیل میں بند کر دیا جاتا ہے۔ مجھے بھی کچھ دنوں کیلئے غلط الزامات پر جیل جانا پڑا تھا۔

پاکستان میں صورتحال ایسی ہے کہ اگر کسی آدمی کی کوئی دشمنی ہے تو وہ اس کے متعلق صرف یہ کہہ دیتا ہے کہ وہ احمدی ہے اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اور پولیس کیلئے اس شخص کو جیل بھیجنے کیلئے اس کی بات پر ہی یقین کر لینا کافی ہوتا ہے۔

Kratschel صاحب کے ایک سوال کے جواب میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت میں مبلغین کے طریق کار اور وقفِ نو سکیم کے بارہ میں بتایا۔ حضورِ انور نے فرمایا ہماری ایک خاص سکیم (وقفِ نو) کے تحت احمدی عورتیں پیدائش سے قبل بچوں کو خدا کی خاطر وقف کرتی ہیں تو پھر جماعتی ضروریات کے مطابق خلیفہ وقت فیصلہ کرتا ہے کہ یہ بچیاں اور بچے ڈاکٹر بنیں گے یا ٹیچر یا مبلغ۔

اس پر مسٹر Kratschel نے کہا، کیا وقفِ نو بچیاں بھی امام بن سکتی ہیں؟

حضورِ انور نے فرمایا کہ احمدی عورتیں امام بن سکتی ہیں، لیکن صرف عورتوں کیلئے ہی۔ وہ مردوں کی امامت نہیں کروا سکتیں۔ اس کی بعض عملی وجوہات ہیں۔ اسلامی نماز میں چونکہ سجدہ کرنا جھکنا وغیرہ جسمانی حرکات ہوتی ہیں اس لئے اگر باجماعت نماز میں عورتیں مردوں کے آگے ہوں تو نماز کی جسمانی حرکات کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب نہیں ہے۔

ایک وجہ یہ ہے کہ مردوں پر مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنا ضروری ہے، جبکہ عورتوں کو گھر پر نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ پھر اسلام میں کاموں کی تقسیم ہے، جہاں مرد باہر کے کام کرتے ہیں، وہاں عورتوں کی گھر سنبھالنے کی ذمہ داری ہے۔ اس کے باوجود عورتوں کو مذہبی اور غیر مذہبی تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے، اور بعض اپنے پیشے کے کام بھی کرتی ہیں، مثلاً بہت سی احمدی عورتیں ڈاکٹر ہیں۔ اسلام، جس کی ہم پیروی کرتے ہیں، وہی ہے جو قرآن کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے 1400 سال قبل بتایا ہے۔ ہم جو بھی کرتے ہیں وہ قرآن کریم کی تعلیم کے عین مطابق ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضورِ انور نے فرمایا کہ جب وہ ہمبرگ میں تھے تو ان کو بتایا گیا کہ غیر احمدی مسلمان گروپس اکثر ہمارا جرمن ترجمہ والا قرآن کریم خریدتے ہیں، اور ابتدائی چند صفحات، جن میں احمدیہ جماعت کا تعارف ہوتا ہے، کو پھاڑ دیتے ہیں، پھر وہ ان کو استعمال کرتے ہیں اور آگے فروخت کرتے ہیں۔

اس سوال پر کہ پاکستان میں اقلیتوں کا باہم کیا تعلق ہے اور کیا وہ مسجد میں آ سکتے ہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق سلب کئے گئے ہیں اور وہ خوفزدہ ہیں۔ اس لئے وہاں ایسا میل جول نہیں ہے۔ حضورِ انور نے مزید فرمایا کہ قادیان میں احمدیوں کے ہندوؤں اور سکھوں سے بڑے دوستانہ تعلقات ہیں۔ قادیان میں بہت سے ہندو اور سکھ رہائش پذیر ہیں اور سب مل کر رہتے ہیں۔

Kratschel نے حضور انور سے دریافت کیا کہ

آپ کی حیثیت بطور باپ کی ہے۔ دنیا کی ساری جماعتوں میں سے کونسی جماعت آپ کو زیادہ لاڈلی ہے۔ حضورِ انور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ عمومی طور پر میں سب جماعتوں سے ہی محبت کرتا ہوں کہ یہی وہ واحد جماعت ہے جو دن رات اسلام کے پُر امن پیغام کو پھیلانے میں لگی ہوئی ہے۔ ہاں البتہ بعض جماعتیں جو کارکردگی کے لحاظ سے اچھی ہیں وہی میری لاڈلی ہیں۔

تب پادری صاحب نے پوچھا کہ حضورِ انور کے بعض 'پسندیدہ بچے' بھی ہوں گے۔

جس پر حضورِ انور نے فرمایا کہ میرے پسندیدہ بچے وہ ہیں جو احمدیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر افریقہ میں بعض ممالک میں ہماری بڑی جماعتیں ہیں اور مجھے ان سب سے محبت ہے۔ جرمنی بھی ان 'پسندیدہ بچوں' میں ہے، جیسا کہ آپ نے بھی کہا ہے۔

خاتون پادری نے حضورِ انور سے پوچھا کہ جماعت کی تعداد کتنی ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ معین اعداد وشمار بتانے مشکل ہیں لیکن یہ کئی ملین میں ہے۔

میٹنگ کے آخر پر Krautel نے کہا کہ وہ حضورِ انور کو کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ احمدیت کے پیارے باپ، ہمیں آپ کی ملاقات پر فخر ہے اور ہماری اس سے عزت افزائی ہوئی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے اور احمدیوں پر اپنی رحمت کی بارش برسائے۔ اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ امن کی حامی ہے اور اس کیلئے ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی آخری کتاب 'پیغامِ صلح' تجویز کیا کہ اگر ہندو ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے نیک بزرگوں کو بُرا بھلا کہنا چھوڑ دیں تو مَیں اب سے وعدہ کرتا ہوں کہ ہم گاؤ ماتا کا گوشت کھانا ترک کر دیں گے۔ اگر ہندوؤں کے ساتھ امن حاصل ہو سکے تو وہ احمدیوں کو گوشت کھانے سے منع کر سکتے ہیں۔ یہی ان کی دنیا کے امن کے لئے شدید خواہش تھی۔ پس ہم تو دنیا میں امن وسلامتی کے خواہاں ہیں اور اس لئے ہر جگہ کوشاں ہیں۔

یہ ملاقات ساڑھے چھ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر ان تمام مہمانوں نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ جرمنی کی
حضورِ انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ

سات بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد خدیجہ تشریف لائے جہاں نیشنل مجلسِ عاملہ جرمنی کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر **جنرل سیکرٹری صاحب** نے بتایا کہ اس وقت جرمنی میں 183 جماعتیں ہیں اور اسّی فیصد جماعتوں کی رپورٹس باقاعدگی سے آرہی ہیں۔

نیشنل سیکرٹری صاحب تبلیغ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت تک 103 بیعتیں ہوئی ہیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیعتوں کے ٹارگٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ ان کو بڑا ٹارگٹ دیں۔

نیشنل سیکرٹری صاحب تربیت سے حضورِ انور نے فرمایا کہ آپ اصلاحی کمیٹی کے صدر بھی ہیں۔ آپ کی کیا رپورٹ ہے؟

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ 28 معاملے آئے تھے اس میں سے 16 حل ہوئے ہیں باقی کچھ قضاء میں ہیں حضورِ انور نے فرمایا کہ شعبہ تربیت کا یہ کام ہے کہ اس نہج پر تربیت کریں کہ یہ مسائل اٹھیں ہی نہ۔ جہاں مسائل اٹھیں انہیں وہاں ہی حل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ لوکل سطح پر سیکرٹریان فعال ہوں تو حالات پتہ چلتے رہتے ہیں اور اصلاحی کمیٹی بر وقت اصلاحی قدم اٹھا سکتی ہے۔

بعض لوگ مبلغین کے پاس اپنے مسائل لے کر آتے ہیں انہیں وہیں حل کر دینا چاہئے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ تربیت کے مسائل بڑھتے جا رہے ہیں۔ اس کیلئے آپ نے کیا طریق کار اپنایا ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اصلاحی کمیٹی کی ہر ماہ میٹنگ ہونی چاہئے۔ چند مہینے لگاتار کرنی پڑیں گی۔ مسائل کے اسباب اور وجوہات پتہ کرنی پڑیں گی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ بعض معاملات اصلاحی کمیٹی کے پاس نہیں آتے۔ امیر صاحب کے پاس آتے ہیں۔ مبلغ انچارج کے پاس آتے ہیں، دوسرے مبلغین کے پاس آجاتے ہیں۔ ان کو حل کرنا چاہئے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اصلاحی کمیٹی کو اپنا اعتماد پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ لوگوں میں آپ کا یہ اعتماد پیدا ہو جائے کہ آپ ان کے ہمدرد ہیں اور انصاف کے ساتھ اصلاح کی کارروائی کریں گے۔

مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مبلغ سلسلہ (انچارج شعبہ تصنیف) نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 'کشتی نوح'، 'لیکچر لاہور' اور 'ایک عیسائی کے تین سوالوں کا جواب' کا جرمن ترجمہ شائع ہوا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ مطالعہ میں بھی کتب رکھیں۔ ذیلی تنظیمیں مطالعہ کیلئے کتب رکھتی ہیں اور امتحان لیتی ہیں۔

نیشنل سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ جو کتب اشاعت کیلئے تیار ہوں ہم انہیں شائع کرتے ہیں۔

نیشنل سیکرٹری سمعی وبصری کو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی تفصیلی رپورٹ مجھے مل گئی ہے۔

سیکرٹری صاحب رشتہ ناطہ نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ چار صد پچاس جرمنی کے لڑکوں اور لڑکیوں کا ریکارڈ ہے۔ لڑکیاں زیادہ کوالیفائیڈ ہیں۔

حضورِ انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری رشتہ ناطہ نے بتایا کہ بیس رشتے طے کروائے گئے۔ جس میں سے 19 ٹھیک ہیں اور ایک میں مسئلہ پیدا ہوا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لوگوں میں حوصلے اور برداشت نہیں رہی۔ اب جب میں نکاح پڑھاتا ہوں تو خطبہ میں فریقین کو نصائح کرتا ہوں کہ شائد اتر جائے دل میں میری بات۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ خلع، طلاق کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ خلع کے کیسز زیادہ ہیں۔

حضورِ انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ گزشتہ تین سال میں خلع کے کیسز کی تعداد 43 ہے جب کہ طلاق کے پانچ کیس ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا سیکرٹری تربیت اور مبلغین کو کوشش کرنی چاہئے کہ اگر خلع ہو جائے تو سمجھانے کی کارروائی جاری رکھیں اور سمجھاتے رہیں اور دوبارہ نکاح پڑھا کر میاں بیوی کو ملا دیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ علیحدگی کی پرسینٹیج بڑھ رہی ہے۔ برطانیہ میں بھی بڑھ رہی ہے۔ اور یہاں بھی بڑھ رہی ہے۔ امریکہ، کینیڈا میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

سیکرٹری صاحب امورِ خارجہ کو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ماشاء اللہ اچھا کام ہو رہا ہے۔ اسے جاری رکھیں۔ ابھی آپ نے پہلا قدم اُٹھایا ہے۔ اب آگے بڑھیں۔ اللہ تعالیٰ برکت ڈالے۔

سیکرٹری صاحب امورِ عامہ کو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ قضاء کے فیصلوں کی تنفیذ کروانا، اخراج کی سزا معاف کروانا یہ سب تو چھوٹا سا کام ہے۔ امورِ عامہ کے اور بہت سے کام ہیں۔ jobs تلاش کرنے میں مدد دینا بھی امورِ عامہ کا کام ہے۔

حضورِ انور فرمایا کہ جو اسائلم کرنے والے ہیں وہ اپنے کیسز میں ہرگز جھوٹ نہ بولیں۔ یہ بتائیں کہ ہر ایک کا ایک ٹارچر لیول ہوتا ہے، ہر ایک کی مظالم اور تنگیاں برداشت کرنے کی اپنی اپنی حد ہوتی ہے۔ ہم برداشت نہیں کر سکے تو آ گئے۔ جن پر کوئی کیس نہیں ہے وہ بتائیں کہ براہِ راست تو ہم پر کوئی کیس نہیں ہے۔ لیکن صاف بتائیں اور سچ بولیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ امورِ عامہ والے ایک کمیٹی بنا دیں جو اسائلم لینے والوں کو گائیڈ کرے کہ کیس کس طرح داخل کرنا ہے۔

سیکرٹری صاحب ضیافت کو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ کمیٹی کے سامنے اپنے مسائل رکھیں اور لال کتاب میں بھی درج کریں۔

سیکرٹری مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت Tight پوزیشن ہے۔ اللہ کے فضل سے انکم بڑھ رہی ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آپ کے خرچ بڑھ گئے ہیں۔ آپ کے پاس ایک ایسا ریزرو ہونا چاہئے جس کو چھیڑا نہ جائے۔ عاملہ اس پر غور کرے اور پالیسی بنائے۔ ریزرو بنا چاہئے جو ساتھ ساتھ اکٹھا ہوتا جائے۔ اس دفعہ آپ کے خرچ بڑھے ہیں۔ ایک سال کے اندر دو جلسے آ گئے ہیں۔ اس سال آپ کو ٹیکس بھی دینا پڑا ہے۔ اب ایسا راستہ نکالیں، پالیسی بنائیں کہ کس طرح اپنا ریزرو بنا سکتے ہیں۔ یہ چند مہینوں کی بات نہیں، کئی سالوں میں جا کر اکٹھا ہوگا۔

سیکرٹری صاحب وصایا نے وصیت کرنے والوں کی تعداد اور پراگرس کے بارہ میں رپورٹ پیش کی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کمانے والوں مردوں اور خواتین کی تعداد کا جائزہ لیا۔ اور فرمایا کہ اصل یہ ہے کہ نیکی کی روح ہونی چاہئے۔

سیکرٹری صاحب تعلیم القرآن نے اپنی رپورٹ پیش کی کہ یہاں تعلیم القرآن کلاسز جاری ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جہاں جن جماعتوں میں اساتذہ نہیں جا سکتے ایسی سکیم بنائیں کہ انٹرنیٹ کے ذریعہ سکھائیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ امریکہ میں بہت سے بچے اور بچیاں پاکستان سے براہِ راست قاری صاحب کے ذریعہ پڑھ رہے ہیں۔ اس طرح گھروں میں کلاسز جاری ہیں اور گھروں تک پہنچ گئے ہیں۔ یوکے میں بھی ایسے ہو رہا ہے اور فائدہ ہو رہا ہے۔ آپ بھی ایسی سکیم بنائیں کہ انٹرنیٹ کے ذریعہ تعلیم القرآن سے زیادہ سے زیادہ لوگ استفادہ کریں۔

سیکرٹری صاحب تحریکِ جدید نے بتایا کہ ایک ملین یورو کا ٹارگٹ ملا ہوا ہے۔ کوشش کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ پورا کریں گے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ دعا بھی کیا کریں کہ لوگوں کی آمد بڑھے۔

سیکرٹری صاحب وقفِ جدید کو مخاطب ہوتے ہوئے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ابھی چھ ماہ باقی ہیں۔ آپ کی پراگرس ٹھیک ہو رہی ہے۔ گزشتہ سال ہمبرگ نے زور لگایا تھا۔ باقی دو چار جماعتوں میں زور لگاتے تو جرمنی نے دوسروں کو پیچھے چھوڑ دینا تھا۔

سیکرٹری صاحب جائیداد کو مخاطب ہوتے ہوئے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تمام جماعتی جائیدادوں کا سارا ریکارڈ مکمل کریں کہ کہاں کہاں اور کب بنی تھیں۔ ان کی maintenance کا ہر تین سال بعد جائزہ لیں۔ ہر تین سال بعد جائیدادیں maintain ہونی چاہئیں۔

محاسب صاحب نے بتایا کہ آمد وخرچ کا حساب رکھتے ہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ ہر ماہ رپورٹ تیار ہونی چاہئے۔

امین نے بھی اپنی رپورٹ پیش کی۔

ایڈیشنل سیکرٹری مال نے بتایا کہ جو لوگ بے شرح اور نادہند ہیں ان پر کام کر رہے ہیں۔

انٹرنل آڈیٹر نے بتایا کہ ہفتہ میں دو دفعہ سارے بل چیک کرتا ہوں۔

ایکسٹرنل آڈیٹر کو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کی رپورٹ باقاعدگی سے آتی رہتی ہے۔

صدر صاحب انصار اللہ نے بتایا کہ تمام شعبوں پر کام ہو رہا ہے۔

صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے بتایا کہ خدام لیف لیٹس کی تقسیم کا کام کر رہے ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جس شہر یا علاقہ میں تقسیم کرتے ہیں وہاں سو فیصد آبادی تک تو نہیں پہنچا سکتے لیکن اندازہ ہو جاتا ہے کہ اتنی آبادی میں تقسیم ہو گئی ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ آپ کو مختلف stages میں جانا پڑے گا۔ شہروں میں اندازہ لگانا مشکل ہے۔ لیکن چھوٹے قصبوں میں آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔

نیشنل مجلس عاملہ جرمنی کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ آٹھ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔

بعد ازاں نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

اس کے علاوہ برلن جماعت کی لوکل مجلس عاملہ، شعبہ ضیافت کی ٹیم، خدام الاحمدیہ کی حفاظت خاص کی ٹیم، MTA کے کارکنان، اور بعض دوسرے مختلف احباب نے گروپس کی صورت میں اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

تصاویر کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت تمام احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا اور اس موقع پر موجود بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

سوا آٹھ بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
اقصیٰ روڈ	ریلوے روڈ
6212515 6215455	6214760
پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

نو بجکر پچاس منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد خدیجہ تشریف لا کر نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مورخہ 2 جولائی 2011ء بروز ہفتہ:

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے مسجد خدیجہ برلن تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

برلن سے نن سپیٹ روانگی

آج پروگرام کے مطابق برلن (جرمنی) سے Hannover سے ہوتے ہوئے نن سپیٹ (ہالینڈ) کیلئے روانگی تھی۔ احبابِ جماعت مرد و خواتین بڑی تعداد میں صبح سے ہی مشن ہاؤس میں جمع ہو چکے تھے۔ قریباً دس بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور احبابِ جماعت میں رونق افروز ہوئے۔ اس موقع پر بچوں اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ خدام کے ایک گروپ نے ترانہ پیش کیا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت احبابِ جماعت برلن اور دوسری مختلف جماعتوں اور شہروں سے آنے والے احباب کو شرفِ مصافحہ سے نوازا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کے پاس بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

روانگی سے قبل حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور سوا دس بجے یہاں سے قافلہ Hannover کیلئے روانہ ہوا۔

ہینوور میں آمد اور والہانہ استقبال

قریباً تین گھنٹے بیس منٹ کے سفر کے بعد دوپہر ایک بجکر پینتیس منٹ پر مسجد 'بیت السمیع' Hannover تشریف آوری ہوئی۔

Hannover کے احبابِ جماعت چھوٹے، بڑے، مرد و خواتین سبھی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری پر چشمِ براہ تھے۔ ہر کوئی خوشی و مسرت سے معمور تھا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ مقامی جماعت کے صدر صاحب اور مبلغ سلسلہ مشہود احمد ظفر صاحب نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے مسجد سے ملحقہ رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

نماز جنازہ

دو بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ ظہر وعصر کی ادائیگی سے قبل محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ چوہدری ظہور احمد صاحب لوکل امیر جماعت ہمبرگ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ نے 29 جون 2011ء کو مختصر سی علالت کے بعد وفات پائی۔ مرحومہ حاتم علی صاحب (چک نمبر 78 جنوبی ضلع سرگودھا) کی بیٹی تھیں۔ ان کے والد اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ رشتے داروں اور عزیزوں کی طرف سے بہت سی تکالیف اور مصائب برداشت کرنے پڑے لیکن ہمیشہ ثابت قدمی اور استقامت دکھائی۔ مرحومہ 15 سال تک ہمبرگ سٹی کی صدر لجنہ رہیں۔ اس کے علاوہ ریجنل صدر لجنہ ہمبرگ ریجن اور مقامی صدر لجنہ سٹاڈے جماعت بھی رہیں۔

نمازِ جنازہ پڑھانے کے بعد حضورِ انور مسجد کے اندر تشریف لے آئے اور نمازِ ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔

نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے احباب میں رونق افروز رہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں کے مبلغ سلسلہ سے دریافت فرمایا کہ یہ مسجد آبادی والے علاقہ میں ہے یا انڈسٹریل ایریا میں ہے۔ مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ مسجد کے ایک طرف انڈسٹریل ایریا ہے جبکہ ایک جانب آبادی ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ یہاں کی جماعت کی تجنید تین صد سے زائد ہے۔ اور پانچ چھ فیملیز تو یہاں سے 5 منٹ کی مسافت پر ہیں جب کہ باقی احباب شہر کے اندر رہتے ہیں اور بیس سے پچیس منٹ کی مسافت پر ہیں۔

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت چوہدری ظہور احمد صاحب لوکل امیر ہمبرگ سے ان کی اہلیہ مرحومہ کی بابت دریافت فرمایا۔ چوہدری ظہور احمد صاحب نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے کام وقت پر ہو گئے ہیں۔ جرمنی کے اندر جنازہ لے جانے کی اجازت مل گئی اس لئے جنازہ ہمبرگ سے 161 کلومیٹر کا سفر کر کے یہاں لایا گیا ہے۔

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

Hannover شہر

Hannover کا شہر جرمنی کے صوبہ Niedersachsen کا دارالحکومت ہے اور 13 ڈسٹرکٹ پر مشتمل ہے، پانچ لاکھ بیس ہزار نفوس لئے ہوئے دریائے Lieme کے جنوبی کنارہ پر آباد ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا کمپیوٹر فیئر اور انڈسٹریل مشینری فیئر ہر سال اس شہر میں منعقد ہوتا ہے۔ اس شہر میں پہلی یونیورسٹی 1831ء میں قائم ہوئی۔ جس میں اب بھی 20 ہزار سے زائد طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ تیرھویں صدی میں Hannover مچھلی کا شکار کرنے والوں اور کشتیاں چلانے والوں کا ایک گاؤں تھا۔ لیکن اب یہ جرمنی کا ایک انتہائی اہم شہر بن چکا ہے۔

اس شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام 1975ء میں پانچ افراد کی تجنید کے ساتھ ہوا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں لوکل جماعت کی تعداد تین صد سے زائد ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کی مسجد 'بیت السمیع' بڑی وسیع وعریض مسجد ہے۔ مسجد کا گنبد اور مینارہ دور سے نظر آتے ہیں اور مین ہائی وے سے گزرنے والے کو مسجد کی خوبصورتی اپنی طرف کھینچتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران 31 اگست 2005ء کو اس مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا اور 16 اگست 2008ء کو اس کا افتتاح فرمایا تھا۔ اس مسجد کی دو منزلیں ہیں۔ نیچے مردانہ ہال ہے اور اوپر کی منزل میں خواتین کے لئے ہال ہے۔ اس مسجد میں سات صد کے قریب احباب مرد و خواتین نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مسجد کے گنبد کا قطر 5 میٹر ہے جب کہ مینارہ کی بلندی 16 میٹر ہے۔ Hannover شہر میں مینارہ اور گنبد کے ساتھ یہ پہلی مسجد ہے جس کی تعمیر کی سعادت جماعت احمدیہ کو عطا ہوئی ہے۔

اس مسجد کے ساتھ جماعتی دفاتر، لائبریری، کچن اور سٹور اور مشن ہاؤس اور رہائشی حصہ بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ مسجد کے احاطہ میں خوبصورت لان بنایا گیا ہے اور قسما قسم کے خوشنما پھول لگائے گئے ہیں۔ پچیس کاروں کو پارک کرنے کیلئے پختہ پارکنگ بھی موجود ہے۔

تین بجکر بیس منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس سے باہر تشریف لائے۔

نن سپیٹ کو روانگی اور والہانہ استقبال

اب یہاں سے آگے نن سپیٹ (ہالینڈ) روانگی کا پروگرام تھا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے جو مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک طرف چوہدری ظہور احمد صاحب کی بچیاں کھڑی تھیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ان بچیوں سے والدہ کی وفات پر اظہارِ تعزیت فرمایا۔

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور قافلہ نن سپیٹ کے لئے روانہ ہوا۔

قریباً 201 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد سوا پانچ بجے جرمنی، ہالینڈ کے بارڈر پر پہنچے۔ اس جگہ جماعت ہالینڈ سے حضورِ انور کے استقبال کیلئے آنے والے وفد نے حضورِ انور کو خوش آمدید کہا۔

ہالینڈ سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کیلئے آنے والے وفد میں مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ، مکرم عبد الحمید صاحب نائب امیر ہالینڈ، مکرم نعیم احمد صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ، زبیر اکمل صاحب، جنرل سیکرٹری صاحب ہالینڈ، صدر صاحب خدام الاحمدیہ اپنی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ اور عاملہ کے بعض ممبران شامل تھے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے اور ازراہِ شفقت ان تمام احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔

جرمنی سے امیر صاحب جرمنی عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب، مکرم حیدر علی ظفر صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج جرمنی، الیاس مجوکہ صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری، مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب، مکرم عبد اللہ سپراء صاحب، مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ جرمنی اپنی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ اور عاملہ کے بعض ممبران حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کیلئے یہاں تک ساتھ آئے۔

جرمنی سے آنے والے احباب نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ مصافحہ حاصل کیا اور یہاں سے جرمنی واپس جانے کی اجازت چاہی۔

ساڑھے پانچ بجے یہاں سے روانہ ہو کر چھ بجکر بیس منٹ پر نن سپیٹ کے مشن ہاؤس 'بیت النور' میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ورود مسعود ہوا۔ جہاں احبابِ جماعت ہالینڈ مرد و خواتین اور بچوں اور بچیوں نے بڑے پُر جوش انداز میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں پیش کیں اور جونہی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے باہر تشریف لائے مکرم حامد کریم محمود صاحب مبلغ سلسلہ ہالینڈ نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے اپنے سب عشاق کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

آٹھ بجکر پچاس منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مشن ہاؤس کی وسیع عمارات کے بعض حصوں اور فلیٹس کا معائنہ فرمایا۔

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں لجنہ نے اپنے پیارے آقا کا شرفِ زیارت حاصل کیا۔ اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور گیت پیش کئے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت کافی دیر تک ان میں رونق افروز رہے اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعد ازاں نو بجکر چالیس منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لائے۔

سوا دس بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش تشریف لے گئے۔

مؤرخہ 3 جولائی 2011ء بروز اتوار

صبح ساڑھے چار بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نن سپیٹ کے مضافاتی علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے اور قریباً ایک گھنٹہ کی پیدل سیر کے بعد پانچ بجکر پچاس منٹ پر واپس تشریف لائے۔

صبح حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

Amsteleveen کا وزٹ

گیارہ بجکر پچاس منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق ایمسٹرڈیم کے قریب آباد شہر Amsteleveen کے وزٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ ساڑھے تین بجے یہاں سے واپسی ہوئی اور ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد ساڑھے چار بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس نن سپیٹ (Nunspeet) تشریف لے آئے۔

ساڑھے چھ بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نمازِ ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

آٹھ بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ہالینڈ کی جماعتوں Schiedam، Den Haag، Armhem، Utrecht، Amsterdam، Amstelveen، Rotterdam، Maastricht اور Leeuwarden سے تعلق رکھنے والی 20 فیملیز اور گیارہ سنگل افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

علاوہ ازیں فرانس، کینیڈا اور امریکہ سے آنے والی فیملیز نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔

جماعت احمدیہ ہالینڈ نے شام کے کھانے کے کیلئے باربی کیو کا انتظام کیا ہوا تھا جس میں احبابِ جماعت ہالینڈ نے بھی شمولیت کی اور اپنے پیارے آقا کی معیت میں کھانا کھایا۔

تقریب آمین

سوا دس بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمازِ مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لئے بیت النور (نن سپیٹ) تشریف لائے۔ نمازوں کی ادائیگی سے قبل عزیزہ عیشہ افضل صاحبہ کی تقریبِ آمین ہوئی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ سے قرآنِ کریم کا کچھ حصہ سنا۔

تقریب بیعت

بعد ازاں مراکش سے تعلق رکھنے والے چار عرب

احباب اور ایک پاکستانی دوست نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

ساڑھے دس بجے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

مؤرخہ 4 جولائی 2011ء بروز سوموار

صبح ساڑھے چار بجے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'بیت النور' میں تشریف لاکر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نن سپیٹ کے مضافاتی علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ اور قریباً ایک گھنٹہ تک پیدل سیر کی۔ چھ بجے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیر سے واپس تشریف لائے۔

سیر کے دوران ایک جھیل کے کنارے کچھ دیر کیلئے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رُک کر امیر صاحب ہالینڈ کو تبلیغی پروگراموں اور لیف لیٹس کی تقسیم کے حوالہ سے ہدایات دیں۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر امیر صاحب ہالینڈ نے بتایا کہ اب تک چار لاکھ دس ہزار (410,000) فولڈرز و لیف لیٹس تقسیم ہو چکے ہیں۔ اس پر حضورِانور نے فرمایا پانچ لاکھ رمضان سے پہلے تقسیم کریں۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سویڈن کی بھی مثال دی کہ وہ پانچ لاکھ سے زیادہ تقسیم کرچکے ہیں۔

حضورِ انور نے مبلغ سلسلہ سوئٹزرلینڈ مکرم صداقت احمد صاحب (جو ان دنوں جلسہ سالانہ ہالینڈ میں شمولیت کے لئے آئے ہوئے تھے) سے دریافت فرمایا کہ آپ لوگوں نے کتنے فولڈرز تقسیم کئے ہیں تو انہوں نے بتایا کہ 2.5 سے 3 لاکھ تک تقسیم ہوچکے ہیں۔

امیر صاحب کے اس سوال پر کہ بعض علاقوں میں doubling کا خطرہ ہے۔ حضورِانور نے فرمایا کہ مختلف موضوعات مثلاً Existence of God، What is Islam، Claims of the Promised Messiah a.s یا اسی طرح دوسرے topics پر attractive فولڈرز دوسری دفعہ کیلئے تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔ اسی طرح حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دوسرے موضوعات جو وہاں کے علاقوں کے رہنے والوں کے مزاج کے مطابق ہوں تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔

پبلک ریلیشنز کو بڑھانے کے سلسلہ میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میڈیا کے ساتھ رابطوں کی طرف توجہ دلائی اور امریکہ کی مثال دی کہ جیسے وہ پروگراموں سے بہت پہلے میڈیا کو انفارم کرتے ہیں اور دعوت دیتے ہیں۔ اسی طرح politicians کے ساتھ بھی رابطوں کی طرف توجہ دلائی اور اس سلسلہ میں جرمنی کی مثال دی کہ وہاں بہت اچھا کام ہورہا ہے۔

حضورِانور ایدہ اللہ نے چھوٹے علاقوں میں پروگرام کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔

مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بتایا کہ بُک سٹالز کی طرف بھرپور توجہ نہیں دی جاتی۔ اس پر حضورِانور نے فرمایا کہ بُک سٹال تو صرف ایک ذریعہ تبلیغ ہے۔ اور بھی جو ذرائع ہیں وہ استعمال کریں۔ اور active ممبرز کی ٹیمیں بنالیں اور کام کریں۔

حضورِ انور نے فولڈرز کی تقسیم کے سلسلہ میں مزید فرمایا کہ تمام ذیلی تنظیمیں انصار، خدام اور لجنہ اور بچے اس سلسلہ میں کام کریں اور گھر گھر فولڈرز پہنچائیں اور تبلیغ کے نئے راستے بھی تلاش کریں۔

ہالینڈ سے برطانیہ روانگی

آج کے پروگرام کے مطابق نن سپیٹ (ہالینڈ) سے لندن (برطانیہ) کیلئے روانگی تھی۔ بارہ بجے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے، حضورِ انور کو الوداع کہنے کیلئے احباب جماعت خواتین، بچے بچیاں مشن ہاؤس کے احاطہ میں جمع تھے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔

بارہ بجکر پانچ منٹ پر نن سپیٹ سے لندن کیلئے روانگی ہوئی۔ قریباً 170 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد ہالینڈ کے شہر Breda اور بیلجیئم کے شہر Antwerpen کے درمیان ہالینڈ کا بارڈر عبور کرکے بیلجیئم کی حدود میں داخل ہوئے اور سفر جاری رہا۔

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق راستہ میں بیلجیئم کے شہر Gent سے 10 کلومیٹر پہلے مین ہائی وے پر رُک کر ایک ریسٹورنٹ میں دوپہر کا کھانا کھایا اور حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ریسٹورنٹ کے بیرونی لان میں نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔ خدام الاحمدیہ ہالینڈ کی ایک ٹیم اس انتظام کیلئے پہلے سے ہی یہاں پہنچی ہوئی تھی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تین بجکر 15 منٹ پر یہاں سے فرانس کی بندرگاہ Calais کیلئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ہالینڈ سے ساتھ آنے والے جماعتی عہدیداران کو شرف مصافحہ بخشا۔ ہالینڈ سے درج ذیل احباب حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو فرانس کی بندرگاہ Calais تک الوداع کہنے کیلئے ساتھ آئے۔

امیر صاحب ہالینڈ، عبدالحمید صاحب نائب امیر ہالینڈ، نعیم احمد صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ، حامد کریم صاحب مبلغ ہالینڈ، نیشنل جنرل سیکرٹری، عاملہ کے بعض ممبران اور صدر خدام الاحمدیہ اپنی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ اس وفد میں شامل تھے۔

ان سبھی احباب نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

یہاں سے آگے روانہ ہونے اور ایک سو تیس کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد بیلجیئم کا بارڈر عبور کرکے فرانس کی حدود میں داخل ہوئے اور مزید 56 کلومیٹر کے سفر کے بعد پانچ بجکر دس منٹ پر فرانس کی بندرگاہ Calais پہنچے۔ ہالینڈ سے قافلہ کے ساتھ آنے والی گاڑیاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو رخصت کرکے واپس ہالینڈ کیلئے روانہ ہوئیں۔

امیگریشن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد چھ بجے جہاز راں کمپنی P&O کی فیری Pride of Canterbury میں سوار ہوئے۔ فیری کی انتظامیہ نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قافلے کی گاڑیوں کو Priority کی بنیاد پر بورڈ کیا۔ گاڑیاں فیری کے اندر پارک ہونے کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسپیشل لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

چھ بجکر بیس منٹ پر فیری Calais کی بندرگاہ سے برطانیہ کی بندرگاہ Dover کیلئے روانہ ہوئی۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد برطانیہ کے مقامی وقت کے مطابق چھ بجکر پچاس منٹ پر بندرگاہ Dover پر لنگر انداز ہوئی۔ (فرانس اور برطانیہ کے اوقات میں ایک گھنٹہ کا فرق ہے۔ برطانیہ کا وقت فرانس سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے۔)

Dover پورٹ پر مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر یو۔کے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یو۔کے، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (وکالت تبشیر یو۔کے)، مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم ناصر انعام صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ یو۔کے و نائب صدر خدام الاحمدیہ یو۔کے) مکرم صدر صاحب انصار اللہ، مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کی سیکورٹی ٹیم حضورِانور کے استقبال کے لئے موجود تھی۔

مسجد فضل آمد اور والہانہ استقبال

سات بجے Dover پورٹ سے روانہ ہوکر شام آٹھ بجکر 40 منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد فضل لندن تشریف آوری ہوئی جہاں بڑی تعداد میں احبابِ جماعت، مرد، خواتین، بوڑھے اور بچے اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی مسجد فضل لندن کے بیرونی گیٹ سے احاطہ کے اندر داخل ہوئی، احبابِ جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضورِانور کا استقبال کیا۔ احبابِ جماعت نے ہاتھ ہلا کر حضورِانور کو خوش آمدید کہا۔ حضورِانور گاڑی سے نیچے اُترے تو امیر صاحب یو۔کے نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔

خواتین اور بچیاں مسجد کے سامنے والے احاطہ میں کھڑی تھیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں شرفِ زیارت نصیب ہوا۔ بچیوں نے خیر مقدمی گیت پیش کئے۔

بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

✿✿✿✿✿

بینن میں نیشنل تربیتی کلاس برائے نومبائعین کا انعقاد

(رپورٹ: قیصر محمود طاہر۔ مبلغ بینن)

جماعت احمدیہ بینن کو 2009ء میں بینن کے ایک قصبے پوبے (POBE) میں ایک تربیتی سنٹر قائم کرنے کی توفیق ملی تھی جس کا مقصد جماعت احمدیہ کے احباب کے تعلیمی و تربیتی مسائل کو حل کرنے کے ساتھ ایک نئی علمی وسعت پیدا کرنے کا تھا کہ احباب یہاں آکر تین ماہ کا کورس مکمل کرکے واپس جائیں گے تو وہ اپنے گاؤں، شہر اور اپنے گھر ومحلّہ کیلئے ایک مفید وجود بنیں گے اور جماعت احمدیہ کا حقیقی پیغام اپنے اردگرد میں پھیلانے والے ہوں گے۔ اس تربیتی سنٹر سے فارغ التحصیل طلباء آج بھی رضاکارانہ طور پر اپنے اپنے دائرہ کار میں خدمات بجالانے میں مصروف ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ فعال داعی الی اللہ کے طور پر مبلغین کے ساتھ دعوت الی اللہ کے کام میں ان کے معاون ثابت ہورہے ہیں۔

اس تربیتی سنٹر میں ہر سال 4 سہ ماہی کلاسز ہوتی ہیں۔ ہر سہ ماہی کے اختتام پر ایک امتحان ہوتا ہے اور ان امتحانات کے نتائج ان کے ریجنل مبلغین کو بھجوائے جاتے ہیں جو کہ بعد میں ان تربیتی امور کی نگرانی کرتے رہتے ہیں۔ اس تربیتی سنٹر کے 18 خدام کو گزشتہ سال جامعہ احمدیہ غانا میں معلم کورس کیلئے بھجوایا گیا۔ نیز چھ ذہین اطفال کو پچھلے سال مدرسۃ الحفظ نائیجیریا حفظ قرآن کیلئے بھجوایا گیا۔

مؤرخہ یکم جولائی 2011ء کو بینن کے 12 ریجن اور 46 جماعتوں سے 167 خدام واطفال تربیتی سنٹر پوبے میں تربیتی کلاس کیلئے آئے۔ کلاس کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ اطفال اور خدام کی الگ الگ کلاسیں لگائی گئیں۔ اسی طرح ان کے نصاب میں بھی کچھ فرق رکھا گیا تھا۔ خدام کو قاعدہ یسرنا القرآن، قرآن کریم ناظرہ، فقہ، حدیث، موازنہ مذاہب، کلام میں عام اختلافی مسائل اور مختصر تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت کے حوالہ سے بتایا گیا۔ نیز ان کو 40 احادیث زبانی یاد کروائی گئیں۔

اور اطفال کو قصیدہ، عہد اطفال، آخری دس سورتیں، سورۃ البقرہ کی پہلی 17 آیات، نماز سادہ، عام روزمرہ کی دعائیں۔ عام دینی معلومات، اور 30 احادیث زبانی یاد کروائی گئیں۔ اس کے ساتھ تمام اطفال کو قاعدہ یسرنا القرآن مکمل کروایا گیا۔

کلاس کا باقاعدہ آغاز صبح 8 بجے تلاوت قرآن کریم سے کیا جاتا رہا۔ اور اختتام 1:45 منٹ پر۔ اس کے علاوہ MTA سے بھرپور استفادہ کیا گیا جس میں حضور کے براہ راست نشر ہونے والے خطبات اور فرنچ کلاس باقاعدگی سے دکھائی جاتی رہی۔ نیز دیگر ضروری پروگرام بھی دکھانے کا بھرپور انتظام کیا گیا تھا۔

اس کلاس کی ایک اہم بات یہ تھی کہ اس میں اب کی بار شامل ہونے والے 70% خدام واطفال نومبائعین تھے۔ اور اس طرح کی تربیتی کلاس ان کیلئے ایک نئی اور الگ چیز تھی۔ اور انتہائی شوق کے ساتھ انہوں نے کلاس مکمل کی۔ اس کلاس سے بہت کچھ سیکھنے کے بعد ان کے اندر ایک غیر معمولی جوش وجذبہ تھا۔

ایک نومبائع خادم مکرم حارث مورے صاحب (Haris Maure) کا جوش تو دیدنی تھا۔ وہ کہتے تھے کہ مَیں پیدائشی مسلمان ہوں لیکن اس کلاس سے قبل مجھے نماز تو دور کی بات الف باء بھی نہیں آتی تھی۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مَیں قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتا ہوں۔ اور نماز پڑھنا اور پڑھانا بھی آگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جماعت کیلئے ایک نفع مند وجود بنائے۔ (آمین)

اس کلاس کی ایک اور اہم بات یہ بھی تھی کہ 15 غیر از جماعت اطفال بھی اس کلاس میں شامل ہوئے۔ اس سلسلے میں ایک دلچسپ واقعہ یہ پیش آیا کہ ہمارے سیکرٹری مال مکرم کبیر اوسے (Kabir osse) صاحب نے خاکسار کو بتایا کہ ایک غیر از جماعت خاتون جو کہ ان کے ہمسایہ میں رہتی تھی وہ اپنے دو بچے ان کے پاس لے کر آئی اور کہا کہ ان دو بچوں کو آپ اپنی اس کلاس میں شامل کرلیں۔ میرا خاوند اگرچہ اس بات پر راضی نہیں ہے کہ یہ بچے اس کلاس میں شامل ہوں لیکن میرا دل چاہتا ہے کہ یہ بچے ضرور اس میں شامل ہوں تاکہ ان کی اچھی تربیت ہوسکے اور یہ دینی علوم سے واقفیت حاصل کرسکیں۔ پھر جب ان کے والد صاحب سے ان بچوں کے بارے میں بات کی گئی تو ان کے والد صاحب نے ان کو اس شرط پر اس کلاس میں شامل ہونے کی اجازت دے دی کہ وہ صرف ایک ماہ اس کلاس میں شامل ہوں گے وہ مکمل کلاس میں شامل نہیں ہوں گے۔ پھر جب ایک ماہ کے بعد وہ بچے واپس اپنے گھر گئے تو کچھ دن کے بعد ان کے والد صاحب خود ان کو لے کر سیکرٹری صاحب مال کے گھر آئے اور کہا کہ مَیں ان بچوں کی تربیت دیکھ کر بہت حیران ہوا ہوں کہ مَیں نے اپنی ساری عمر میں مسلمان ہونے کے باوجود کبھی باقاعدگی سے نماز نہیں پڑھی اور اب یہ بچے مجھے تمام نمازوں کے اوقات میں یاد دہانی کرواتے ہیں کہ ابا جان نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ اس کے ساتھ وہ مجھے قرآنی دعائیں اور احادیث اور عام اخلاقی قدریں بتاتے ہیں مَیں تو ان بچوں کی تربیت سے بے حد متأثر ہوا ہوں۔ آج سے مَیں ان بچوں کو آپ کے حوالے کرتا ہوں آپ انہیں اپنے پاس رکھ کر ان کی تربیت کریں۔

الغرض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے یہ کلاس ہر لحاظ سے بہت ہی کامیاب رہی اور کلاس کے اختتام پر ان طلباء کے امتحانات لئے گئے اور مؤرخہ 28 اگست کو ایک مختصر اختتامی تقریب میں ان کے نتائج کا اعلان کیا گیا۔ اور دعا کے بعد یہ کلاس اختتام پذیر ہوئی اور تمام خدام واطفال کو واپس بھجوادیا گیا۔

تمام قارئین سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام طلباء کو جماعت احمدیہ کیلئے مفید وجود بنائے اور ہمیں مزید اور بہترین مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ (آمین)

✿✿✿✿✿✿✿

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ یہ ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانی

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 8/مئی 2009ء میں حضرت میاں امام الدین صاحبؓ آف سیکھواں ضلع گورداسپور (یکے از صحابہ 313) کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

حضرت میاں امام الدین صاحبؓ ابن محترم محمد صدیق صاحب وائیں کشمیری کے دو بھائی (حضرت میاں جمال الدین صاحبؓ اور حضرت میاں خیرالدین صاحبؓ) بھی صحابہ میں شامل تھے۔ تینوں بھائیوں نے 23 نومبر 1889ء کو بیعت کی۔ رجسٹر بیعت میں آپؓ کی بیعت 151 نمبر پر ہے۔ آپؓ کی اہلیہ محترمہ حسین بی بی صاحبہ بھی 313 صحابہ کی فہرست میں آپؓ کے ساتھ شامل ہیں۔

’’آسمانی فیصلہ‘‘ اور ’’آئینہ کمالات اسلام‘‘ میں جلسہ سالانہ 1891ء اور 1892ء میں شامل ہونے والے احباب میں آپؓ کا نام درج ہے۔ ’’تحفہ قیصریہ‘‘ میں ڈائمنڈ جوبلی جلسہ میں اور ’’کتاب البریہ‘‘ میں پُرامن جماعت کی فہرست میں بھی آپؓ کا نام درج ہے۔ گورداسپور میں مقدمہ کرم دین کے موقع پر حضرت اقدسؑ کی اقتداء میں نماز ظہر وعصر ادا کرنے والے احباب میں آپ کا ذکر ہے۔ ’’ضمیمہ انجام آتھم‘‘ میں آپؓ کا ذکر کم معاش والے اور مالی قربانی کرنے والوں میں شامل ہے۔ حضور علیہ السلام نے آپؓ کی مخلصانہ مالی قربانی اور خدمت کا تذکرہ کرتے ہوئے ضمیمہ ’’اشتہار الانصار‘‘ 14/اکتوبر 1899ء میں فرمایا: ’’میاں جمال الدین کشمیری ساکن سیکھواں ضلع گورداسپور اور ان کے دو برادران حقیقی میاں امام الدین اور میاں خیردین نے پچاس روپے دیئے‘‘۔

جولائی 1900ء میں ان بھائیوں اور ان کے والد محمد صدیق صاحب چاروں کی طرف سے ایک سو روپیہ منظور فرما کر فہرست برائے چندہ تعمیر منارۃ المسیح میں ان کے نام نمبر 84 پر درج فرمائے۔

جب گورداسپور میں مولوی کرم دین صاحب سکنہ بھیں (ضلع جہلم) کے مقدمہ کے سلسلہ میں عدالت میں پیشیاں پے درپے ہوتی رہیں اور یہ مقدمہ دوسال چلتا رہا۔ اس دوران حضرت میاں امام الدین صاحبؓ نے گورداسپور میں ایک مکان کرایہ پر لیا اور وہیں قیام کیا اور حضرت اقدس کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ حضرت بشیر احمدؓ اور ’’خالد احمدیت‘‘ حضرت مولانا جلال الدین شمسؓ آپؓ کے فرزند تھے۔

مکرم یوسف خالد صاحب ڈوروی

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 23/مئی 2009ء میں مکرم یوسف خالد صاحب ڈوروی مربی سلسلہ سیرالیون کا ذکرخیر مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

یوسف خالد ڈوروی، ارض بلال میں، باغ احمد کا ایک خوبصورت پھول تھا۔ بہت سے افریقی ممالک کی طرح، سیرالیون میں بھی صدیوں سے ’’چیفڈم‘‘ یعنی ریاستی نظام جاری تھا۔ تاج برطانیہ نے انہیں آئینی تحفظ دے کر بہتر داخلی نظم ونسق کے لئے استعمال کیا۔ ان افریقی ریاستوں کے سربراہ ’’پیرا ماؤنٹ چیفس‘‘ کہلانے لگے اور اُن کے لئے ’’رولنگ فیمیلز‘‘ کی اصطلاح وضع کی گئی۔ یوسف خالد ڈوروی بھی ایک ایسی ہی فیملی کا چشم وچراغ تھا مگر اسے دنیاوی مناصب کی پرواہ نہیں تھی کیونکہ اس نے آسمانی بادشاہت کے نظام کا حصہ بننے کے لئے اپنی زندگی وقف کردی اور اس عہد کو بطریق احسن نبھایا۔ یوسف خالد صاحب نے احمدیہ سیکنڈری سکول سے تعلیم حاصل کی اور پھر جامعہ احمدیہ غانا میں تین سال زیرتعلیم رہے۔ 1979ء میں مزید تعلیم کے لئے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا اور ’’شاہد‘‘ کی ڈگری حاصل کی۔ پاکستان میں رہ کر انہوں نے اردو سیکھی اور پڑھنے، بولنے اور لکھنے کی استعداد پیدا کی۔ 1987ء میں ان کا سیرالیون کے لئے تقرر عمل میں آیا اور نومبر 2007ء تک تقریباً بیس سال خدمت سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ 2007ء میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے یوسف خالد صاحب کو سیرالیون جماعت کا ’’نائب امیر اول‘‘ مقرر فرمایا تھا۔ بوقت وفات اُن کی عمر صرف 54 سال تھی۔ اُن کے ساتھ ربوہ جاکر مبشر کی ڈگری حاصل کرنے والے ساتھی فواد کانو اور ہارون جالو بھی قریباً اتنی ہی عمر میں دنیائے فانی سے رخصت ہوگئے اور اب تینوں ’’مائی شاکا‘‘ کے مقام پر واقع ’’مقبرہ موصیان‘‘ میں پہلو بہ پہلو آسودۂ لحد ہیں۔

یوسف خالد ایک جماعتی مشاورتی میٹنگ میں شرکت کے لئے Free Town سے Bo Town تشریف لے گئے تھے جہاں طبیعت زیادہ خراب ہوگئی۔ علاج کے لئے دارالحکومت کے بہترین ہسپتال میں داخل کروایا گیا لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی۔

یوسف خالد کی شادی ربوہ میں ہوئی۔ ان کی اہلیہ مکرمہ حلیمہ بونگے (بنت الحاج محمد کمانڈر بونگے سابق سیکرٹری جنرل سیرالیون جماعت) کا بھی ایک ممتاز رولنگ فیملی سے تعلق ہے۔ آجکل بھی اس خاندان کے جناب رشید بونگے Bo ٹاؤن کے وسیع وعریض علاقہ کے پیراماؤنٹ چیف ہیں۔ 1970ء میں، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ دورۂ سیرالیون سے واپسی پر عزیزہ حلیمہ بونگے کو اپنی بیٹی بنا کر ربوہ لے آئے اور وہ حضورؒ ہی کے زیرسایہ پلی اور بڑی ہوئی اور بعد میں حضورؒ ہی نے اُن کے نکاح اعلان فرمایا اور اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں چار بیٹیوں اور دو بیٹوں سے نوازا۔

حلیمہ بونگے سابق مبلغ سیرالیون مولانا احسان الٰہی جنجوعہ صاحب کی نواسی ہیں۔ سیرالیون سے واپسی کے کافی عرصہ بعد انہوں نے وکالت کا پیشہ اختیار کرلیا تھا۔ انہوں نے سیرالیون میں الحاج علی روجرز (Ali Rogers) کی صاحبزادی سے شادی کی جن کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک فرزند اور دو بیٹیاں عطا کیں۔ اُن کے بیٹے ابراہیم جنجوعہ نے سیرالیون سے گریجوایشن کے بعد فرانس میں بھی تعلیم حاصل کی اور آجکل وہ ’’طاہر احمدیہ سیکنڈری سکول‘‘ بوٹاؤن (Bo Town) کے پرنسپل ہیں۔ مولانا جنجوعہ ’’ہرفن مولا‘‘ تھے۔ معماری، نجاری، خطاطی کئی فن جانتے تھے اور ان استعدادوں کو جماعت کیلئے بروئے کار لاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے یوسف خالد صاحب کو عاجزی، فروتنی اور خاکساری سے متصف فرمایا تھا۔ اس وجہ سے ان کی شخصیت میں ایک کشش اور محبوبیت کی ادا پیدا ہو گئی جو خواص وعوام میں مقبولیت کا باعث بنی۔ اکرام ضیف، حفظ مراتب، چھوٹوں پر رحم، غریبوں اور مسکینوں کی دلداری، بڑوں کا ادب، یہ تمام پہلو ان کی شخصیت میں موجود تھے۔

محترمہ صفیہ نعیم النساء صاحبہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 28/مئی 2009ء میں محترمہ صفیہ نعیم النساء صاحبہ کا ذکرخیر اُن کی بیٹی مکرمہ ص۔م۔ثمر صاحبہ نے کیا ہے۔

محترمہ صفیہ نعیم النساء صاحبہ حضرت حاجی محمدالدین صاحب تہالویؓ درویش کی صاحبزادی تھیں جنہوں نے 1903ء میں جہلم میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ ان کی شادی محترم چوہدری محمد امین غازی صاحب سے ہوئی تھی جن کے سارے خاندان کو ہجرت کرکے پاکستان آتے وقت سکھوں نے حملہ کرکے شہید کردیا تھا اور انہیں زخمی حالت میں مرا ہوا سمجھ کر چھوڑ گئے تھے۔ ان کا انتقال 28 جون 2001ء کو ہوا۔ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے جب ان سے یہ دردناک حالات سنے تو فرمایا۔ ’’آپ اپنے نام کے ساتھ غازی‘‘ لکھا کریں۔ حضور جب ناظر اعلیٰ تھے تو محترم امین غازی صاحب نے اپنی وفات سے قبل اپنی ایک بیٹی کو بتادیا تھا کہ ’’مرزا مسرور احمد صاحب‘‘ خلیفہ ہوں گے۔

محترمہ صفیہ نعیم النساء صاحبہ ہمیشہ خدمت دین میں پیش پیش رہیں۔ ربوہ میں اپنے محلّہ کی صدر لجنہ بھی رہیں۔ موصیہ تھیں۔ چندہ کی بروقت ادائیگی کرتیں۔ ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ آپ صف اول کی مجاہدہ تھیں۔ آپ کے دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ آپ نے بچوں کی تعلیم وتربیت احسن رنگ میں کی۔ ہر ایک سے ہمدردی کرتیں اور دوسروں کی تکلیف کا احساس رہتا تھا۔ آپ نہایت باحوصلہ خاتون تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔

محترم رشید احمد خان صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 26/مئی 2009ء میں محترم رشید احمد خان صاحب کا ذکرخیر مکرم محمد شفیع خان صاحب نے کیا ہے۔

محترم رشید احمد خان صاحب مکرم الطاف حسین خانصاحب کے فرزند تھے جنہوں نے حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کے توسط سے نوجوانی میں احمدیت قبول کی تھی۔ وہ اودھے پور کٹیا ضلع شاہ جہانپور کے بڑے زمیندار تھے لیکن اپنے علاقہ میں پہلے احمدی تھے لہٰذا شدید مخالفت ہوئی اور اُن کے والد نے ان کو گھر سے نکال دیا دیگر عزیزوں نے بھی لاتعلقی کا سلوک کیا تو مجبوراً ہجرت کرگئے اور 7 برس تک محکمہ جنگلات میں ٹھیکیدار کے پاس مزدوری کرتے رہے۔ آخر سات سال بعد والدین نے گھر آنے کی اجازت دیدی۔ واپس آکر انہوں نے خوب تبلیغ کی اور گاؤں کی اکثر آبادی کو احمدی کرلیا۔ ان کی وفات 1959ء میں چنیوٹ میں ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

محترم رشید احمد خانصاحب نے اپنے بزرگ والد محترم الطاف خانصاحب سے تربیت پائی تھی اور بچپن سے ہی تبلیغ کے جذبے سے سرشار تھے۔ آپ 1987ء میں ساڑھے پانچ ماہ تک سانگھڑ جیل میں اسیر راہ مولا رہے۔ پھر ضمانت پر رہائی ہوئی تو جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ احباب کا مشورہ ہے کہ میں واپس نہ جاؤں بلکہ یہیں اسائلم لے لوں۔ حضورؒ نے فرمایا تم واپس پاکستان جاؤ اور اپنے مقدمات کی پیروی کرو۔ مَیں دعا کروں گا انشاء اللہ تم بری ہو جاؤ گے۔ چنانچہ آپ واپس پاکستان آگئے۔ 14 برس تک قریباً ہر ماہ مقررہ پیشی پر سانگھڑ سے 200 میل کا سفر طے کرکے کراچی ہائیکورٹ میں پیش ہوتے رہے۔ آخر 2001ء میں باعزت بری ہوئے۔

آپ کی وفات 20/اپریل 2009ء کو بعمر 70 برس ٹورانٹو کینیڈا میں ہوئی۔ موصی تھے۔ جنازہ پاکستان لایا گیا اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے 7 بیٹے اور 3 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

پندرہ روزہ ’’المصلح‘‘ کراچی یکم مئی 2009ء میں مکرم محمد مقصود منیب صاحب کی ایک غزل شائع ہوئی ہے جس میں سے انتخاب پیش ہے:

بات سے بات چل پڑی ہے ابھی
میرے دل میں کہیں کمی ہے ابھی
چشمۂ نور میں نہا دھو کر
زندگی رُخ بدل رہی ہے ابھی
ایک تاریخ پڑھ چکے ہم سب
ایک تاریخ بن رہی ہے ابھی
اے مسیحا کے ماننے والو!
زندگی موت میں چھپی ہے ابھی
موت اِس زندگی پہ نازاں ہے
زندگی خود پہ ہنس رہی ہے ابھی

ماہنامہ ’’احمدیہ گزٹ‘‘ کینیڈا۔ مارچ 2009ء میں شامل اشاعت مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب کی ایک غزل سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

مجھ کو ملنا ہے بے حجاب ملے
وصل کی شب ہے بے نقاب ملے
پردۂ غیب سے نکل آئے
آئے اور آ کے بے حساب ملے
آج مُہرِ سکوت کو توڑے
آج مجھ کو کوئی جواب ملے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

21st October 2011 – 27th October 2011

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 21st October 2011

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:30	Insight: recent news in the field of science.
00:45	Historic Facts
01:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 11th November 1999.
02:25	Tarjamatul Qur'an class: rec. 26th July 1995.
03:40	Journey of Khilafat
04:00	Seerat Sahaba Rasool (saw)
05:05	Jalsa Salana United Kingdom: concluding address delivered by Huzoor on 4th October 2009.
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Historic Facts
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:00	Siraiki Service
08:50	Rah-e-Huda
10:25	Indonesian Service
12:00	Live Friday Sermon: delivered by Huzoor.
13:35	Zinda Log
14:00	Bengali Service
15:25	Real Talk
16:30	Friday Sermon [R]
18:00	MTA World News
18:30	Majlis Ansarullah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor in 2009.
19:30	Yassarnal Qur'an
20:00	Fiq'ahi Masa'il
20:45	Friday Sermon [R]
22:00	Insight: recent news in the field of science.
22:20	Rah-e-Huda

Saturday 22nd October 2011

00:00	MTA World News
00:10	Tilawat
00:25	International Jama'at News
00:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 18th November 1999.
02:00	Fiq'ahi Masa'il
02:35	Friday Sermon: rec. on 21st October 2011.
03:45	Seerat Sahaba Rasool (saw)
04:25	Rah-e-Huda
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Malfoozat
06:30	International Jama'at News
07:00	Al-Tarteel
07:30	Jalsa Salana Qadian: concluding address delivered by Huzoor on 28th December 2009.
08:35	Question and Answer Session: recorded on 13th December 1998.
09:35	Friday Sermon [R]
10:50	Indonesian Service
12:00	Tilawat
12:05	Story Time: Islamic stories for children.
12:20	Al-Tarteel [R]
12:55	Live Intikhab-e-Sukhan
13:55	Bengali Service
15:00	Children's class with Huzoor.
16:20	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:15	Children's class [R]
19:30	Faith Matters
20:30	International Jama'at News
21:15	Intikhab-e-Sukhan [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Sunday 23rd October 2011

00:00	MTA World News
00:15	Friday Sermon: rec. on 21st October 2011.
01:30	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
02:00	Liqa Ma'al Arab: rec. on 25th November 1999.
03:20	Friday Sermon [R]
04:35	Yassarnal Qur'an
05:00	Faith Matters
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
06:50	Beacon of Truth
08:00	Faith Matters
09:00	Jalsa Salana Bangladesh: concluding address delivered by Huzoor on 7th February 2010.
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 27th March 2009.
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:25	Zinda Log
13:00	Bengali Service
14:00	Friday Sermon [R]
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
16:25	Faith Matters [R]
17:30	Al-Tarteel
18:00	MTA World News
18:30	Beacon of Truth [R]
19:35	Real Talk
20:40	Attractions of Canada
21:10	Jalsa Salana Bangladesh [R]
22:15	Friday Sermon [R]
23:30	Ashab-e-Ahmad

Monday 24th October 2011

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:45	Yassarnal Qur'an
01:10	International Jama'at News
01:45	Liqa Ma'al Arab: rec. on 2nd December 1999.
02:55	Attractions of Canada
03:25	Friday Sermon: rec. on 21st October 2011.
04:35	Ashab-e-Ahmad
04:55	Faith Matters
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	International Jama'at News
07:00	MTA Variety
08:00	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:05	Rencontre Avec Les Francophones: rec. on 31st January 1999.
10:10	Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon delivered on 5th August 2011.
11:05	Mosha'irah
12:00	Tilawat
12:10	International Jama'at News
12:40	Zinda Log
13:15	Bengali Service
14:15	Friday Sermon: rec. on 6th January 2006.
15:10	Mosha'irah [R]
16:10	Dars-e-Hadith [R]
16:20	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:35	Liqa Ma'al Arab: rec. on 17th July 1994.
20:35	International Jama'at News
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:15	Mosha'irah [R]
23:05	Friday Sermon [R]

Tuesday 25th October 2011

00:00	MTA World News
00:15	MTA Variety
01:15	Tilawat
01:30	Insight: recent news in the field of science.
01:40	Liqa Ma'al Arab: rec. on 17th July 1994.
02:40	MTA Variety [R]
03:35	Rencontre Avec Les Francophones: rec. on 31st January 1999.
04:35	Jalsa Salana Spain: concluding address delivered by Huzoor on 3rd April 2010.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Insight: recent news in the field of science.
06:40	MTA Variety
07:05	Yassarnal Qur'an
07:35	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:40	Question and Answer Session: recorded on 15th August 1999. Part 1.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Sindhi translation of Friday sermon, delivered on 29th October 2010.
12:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:45	Zinda Log
13:20	Insight: recent news in the field of science.
13:30	Bengali Service
14:35	Jalsa Salana Germany: an address delivered by Huzoor on 26th June 2010.
15:05	Yassarnal Qur'an
15:35	Historic Facts
16:25	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:30	Beacon of Truth
19:30	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 21st October 2011.
20:35	Insight: recent news in the field of science.
21:00	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:15	Jalsa Salana Germany [R]
23:05	Real Talk

Wednesday 26th October 2011

00:10	MTA World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 24th July 1994.
02:30	Learning Arabic
03:30	MTA Variety
03:55	Question and Answer Session: recorded on 15th August 1999. Part 1.
04:55	Jalsa Salana Germany: an address delivered by Huzoor on 26th June 2010.
06:00	Tilawat & Dua-e-Mustaja'ab
06:45	Yassarnal Qur'an
07:10	Hadhrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
07:45	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:00	Question and Answer Session: recorded on 15th June 1996. Part 1.
09:45	Indonesian Service
11:05	Swahili Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:55	Zinda Log
13:30	Friday Sermon: rec. on 20th January 2006.
14:50	Bengali Service
16:00	Dua-e-Mustaja'ab [R]
16:30	MTA Sports
16:55	Fiq'ahi Masa'il
17:30	Dua-e-Mustaja'ab [R]
18:00	MTA World News
18:20	Majlis Ansarullah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor in 2009.
19:25	MTA Sports [R]
19:45	Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:10	Real Talk
21:15	Fiq'ahi Masa'il [R]
21:50	Gulshan-e-Waqfe Nau class [R]
23:00	Friday Sermon [R]

Thursday 27th October 2011

00:15	MTA World News
00:35	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Liqa Ma'al Arab: rec. on 7th August 1994.
02:00	Fiq'ahi Masa'il
02:35	Hadhrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
03:15	Dua-e-Mustaja'ab
03:55	Friday Sermon: rec. on 20th January 2006.
05:05	Majlis Ansarullah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor in 2009.
06:00	Tilawat
06:20	Beacon of Truth
07:15	Yassarnal Qur'an
07:40	Journey of Khilafat
08:05	Faith Matters
09:15	Seerat-un-Nabi (saw)
10:00	Indonesian Service
11:00	Pushto Service
12:00	Tilawat
12:20	Zinda Log
13:00	Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon delivered on 21st October 2011.
14:05	Tarjamatul Qur'an class: rec. 9th August 1995.
15:25	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
16:15	Journey of Khilafat [R]
16:40	Yassarnal Qur'an [R]
17:00	Faith Matters
18:05	MTA World News
18:20	Jalsa Salana Germany: an address delivered by Huzoor on 20th June 2010, from the Tabligh seminar.
19:25	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
20:10	Faith Matters
21:15	Beacon of Truth [R]
22:10	Tarjamatul Qur'an class [R]
23:35	Journey of Khilafat [R]

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).**

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 18 | Friday 14 October , 2011 | Issue No. 41

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ یورپ۔ جون 2011ء

ہر لمحہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے اپنی زبانوں کو تر رکھ کر اپنی شکر گزاری کا اظہار کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ بندہ کے مسلسل ذکر کی وجہ سے اسے اپنے انعامات سے نوازتا ہے، اپنے قریب کرنے کے نئے نئے راستے دکھاتا ہے، اسے مشکلات سے نکالتا ہے، آفات سے اسے بچاتا ہے اور ایسے قرب پانے والے لوگ ہی ہیں جن کے خلاف دنیا والے ہزار کوشش کرلیں ان کو ان کے مقاصد کے حصول سے نہیں روک سکتے۔ جماعت احمدیہ کی ترقی ایسے ذکر کرنے والوں سے ہی خدا تعالیٰ نے وابستہ فرمائی ہے۔

(مسجد خدیجہ (جرمنی) سے خطبہ جمعہ)

اسلام نے عورتوں کے بہت سے حقوق قائم کئے ہیں اور ان حقوق کی حفاظت کر کے عورت کی عزت اور حفاظت کا انتظام کیا گیا ہے۔

پاکستان میں عام آدمی مذہبی آدمیوں اور مُلّاں کے زیر اثر ہے۔ وہاں ملکی قوانین ہمارے خلاف امتیازی سلوک پر مبنی ہیں۔

مَیں سب جماعتوں سے ہی محبت کرتا ہوں کہ یہی وہ واحد جماعت ہے جو دن رات اسلام کے پُر امن پیغام کو پھیلانے میں لگی ہوئی ہے۔

ہاں البتہ بعض جماعتیں جو کارکردگی کے لحاظ سے اچھی ہیں وہی میری لاڈلی ہیں۔

(برلن کے لوکل چرچز کے انچارج، لوکل چرچ کی ایک پادری خاتون، ہندوازم کی ایک سکالر خاتون اور افریقہ میں عیسائیوں کی ایک تنظیم کے اہم رکن کی حضورانور سے ملاقات اور باہمی دلچسپی کے متفرق امور پر اہم گفتگو)

جہاں مسائل اٹھیں انہیں وہاں ہی حل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اصلاحی کمیٹی کی ہر ماہ میٹنگ ہونی چاہئے۔ لوگوں میں آپ کا یہ اعتماد ہوجائے کہ آپ ان کے ہمدرد ہیں اور انصاف کے ساتھ اصلاح کی کارروائی کریں گے۔ جو اسائلم کرنے والے ہیں وہ اپنے کیسز میں ہرگز جھوٹ نہ بولیں۔ امور عامہ والے ایک کمیٹی بنائیں جو اسائلم لینے والوں کو گائیڈ کرے کہ کیس کس طرح داخل کرنا ہے۔ جن جماعتوں میں اساتذہ نہیں جاسکتے ایسی سکیم بنائیں کہ انٹرنیٹ کے ذریعہ تعلیم القرآن سے زیادہ سے زیادہ لوگ استفادہ کریں۔ چندوں کی وصولی کے ذمہ دار سیکرٹریان کوشش کے ساتھ ساتھ یہ دعا بھی کیا کریں کہ لوگوں کی آمد بڑھے۔

(مسجد خدیجہ میں نیشنل مجلس عاملہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ میں حضورانور کی اہم ہدایات)

برلن سے ہینوور کے لئے روانگی۔ ہینوور میں آمد اور والہانہ استقبال۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب لوکل امیر ہیمبرگ کی اہلیہ مرحومہ کی نماز جنازہ حاضر۔

نن سپیٹ کے لئے روانگی اور نن سپیٹ میں ورود مسعود۔ Amsteleveen شہر کا وزٹ۔ فیملی ملاقاتیں۔ تقریب آمین۔ تقریب بیعت۔

ہالینڈ سے برطانیہ کے لئے روانگی۔ مسجد فضل لندن میں آمد و استقبال۔

(جرمنی و ہالینڈ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاھر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر

یکم جولائی 2011ء بروز جمعۃ المبارک:

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے مسجد خدیجہ تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

صبح حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

خطبہ جمعہ

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ پروگرام کے مطابق دو بجے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد خدیجہ میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں کے live ترجمہ کے ساتھ MTA کے ذریعہ دنیا بھر کے ممالک میں براہِ راست نشر ہوا۔

حضورِانور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ آیت 153 کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ اتوار کو جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس مرتبہ نئی جگہ Karlsruhe میں جلسہ کیا گیا، یہاں بڑے ایئر کنڈیشنڈ ہالوں کی سہولت کے ساتھ بعض اور سہولتیں بھی تھیں۔ لیکن ایک فکر بھی تھی کہ کوئی ایسی بات نہ ہوجائے جو انتظامات میں کسی خرابی کا باعث ہو۔ لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا۔ دنیا احمدیت میں ہر ملک میں جلسے منعقد ہو رہے ہیں آج سے امریکہ اور کینیڈا کے جلسے شروع ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اپنا فضل فرمائے۔ فرمایا کہ جب شاملین جلسہ بھی انتظامیہ کی فکر کو سمجھ لیں اور اپنے آپ کو مہمان سمجھنے کی بجائے اس نظام کا حصہ سمجھتے ہوئے مددگار بن جائیں تو انتظامیہ کی پریشانیاں بھی کم ہوجاتی ہیں۔

حضورِانور نے فرمایا کہ جرمنی کی لوکل انتظامیہ نے اس سال عمومی طور پر بھی جماعتی انتظامیہ سے بہت تعاون کیا۔ اللہ کرے کہ امریکہ اور کینیڈا کے جلسوں میں بھی ہر شامل ہونے والا روحانی مائدہ سے اپنی جھولیاں بھرنے والا ہوتا کہ ہم حضرت مسیح موعود کے مشن کو آگے بڑھانے والے ہوں۔ حضورِانور نے جلسہ سالانہ جرمنی کے کامیاب انعقاد کے بعد خدا تعالیٰ کے حضور شکر گزاری کا مضمون بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو شمار میں لانا، ان کا شکر کرنا اور ان کا احاطہ کرنا ہمارے لئے ممکن ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں پر ہم کس طرح شکر گزار ہو سکتے ہیں۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ تمہارا اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے۔ اگر تم نے حقیقی سپاس گزاری یعنی تقویٰ و طہارت کی راہیں اختیار کرلیں تو میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو، کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا۔ فرمایا کہ پس شکر گزاری کے اس طریق کو ہم نے اپنانا ہے اور اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔ ہمارے غلبہ کے ہتھیار تقویٰ میں بڑھنا ہیں۔ پس جلسہ میں شامل ہونے والا ہر احمدی اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کی ہمیشہ کوشش کرتا رہے۔ پس ہر لمحہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے اپنی زبانوں کو تر رکھ کر اپنی شکر گزاری کا اظہار کرنا چاہئے۔

حضورِانور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرا ذکر کیا کرو، مَیں بھی تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندہ کے مسلسل ذکر کی وجہ سے اسے اپنے انعامات سے نوازتا ہے، اپنے قریب کرنے کے نئے نئے راستے دکھاتا ہے، اسے

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں